رؤیتِ باریِٔ تعالیٰ

جہمیہ، روافض، خوارج اور
اہل بدعت صوفیوں کا ردّ

ابو امیمہ اویس



منہاج السنة النبوية لائبریری، حیدرآباد، دکن

توجہ فرمائیں

منہاج السنۃ النبویہ لائبریری

(رجسٹرڈ) حیدرآباد دکن۔

پر اپلوڈ کی جانے والی تمام کتب، تحقیقی مضامین ورسائل ، نیز کتب ورسائل کا کوئی ایک ضروری حصہ ، عام قارئین کے مطالعے کے لئے اور دعوتی، اصلاحی اور تربیتی مقاصد کی خاطر اپلوڈ کیا جاتا ہے۔

تنبیہ:

کسی بھی کتاب یا اس کے حصہ کو تجارتی یا مادی نفع کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے ،نیز یہ عمل اخلاقی، قانونی وشرعی جرم بھی کہلائے گا۔

Minhaj-us-Sunnat-un-Nabawiya Library,

Hyderabad, TS

فہرس

رویت باری تعالیٰ اور اجماع ۲۰

رویت باری تعالیٰ اور اقوال سلف صالحین ۲۱

کیا اس دنیا میں رؤیتِ باری تعالیٰ ممکن ہے؟



بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - امابعد:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُون﴾

(سورۃ آل عمران:۱۰۲)

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمِ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾

(سورۃ النساء:۱)

﴿يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوااتَّقُوااللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا-يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

(سورۃ الاحزاب:۷۰-۷۱)

عَقِيْدَة أَهْلُ السُّنة وَالجَمَاعَة فِيْ رُؤيَة الله عَزَّوَجَل يومُ الْقِيَامَة خِلَافًا لِلْمُبْتَدِعَة مِنَ الرَّافِضَة وَالْمُعْتَزِلَة وَغَيْرُهُمْ،رُؤْيَةِ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا، صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین، محدثین، فقہاءِ اہلسنت رؤیتِ باری تعالیٰ کے قائل ہیں

،جب کہ جہمیہ ، امامیہ شیعہ روافض ، معتزلہ اور خوارج وغیرہ قیامت کے دن رؤیت باریٔ تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں،اور گمراہ صوفی رؤیتِ باریٔ تعالی کے بابت غلو کا شکار ہیں اور اسی دنیامیں رؤیت کو ثابت مانتے ہیں،لیکن قرآن وسنت کے دلائل ان کے قول کارد کررہے ہیں چنانچہ امام ابی العز رحمۃ اللہ علیہ شرح عقیدہ طحاویہ میں فرماتے ہیں:"رؤیتِ باری تعالیٰ کا مسئلہ اصول دین کے اشرف اور جلیل والقدر مسائل میں سے ہے"۔

(شرح عقیدۃ الطحاویۃ:۱/۱۵۳،قولہ: وَالرُّؤْيَةُ حَقٌّ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ،ناشر: وزارۃ الشؤون الاسلامیۃ،وزارۃ الاوقاف السعودیۃ،الطبعۃ اولی:۱۴۱۸ھ)

صوفی عقابد میں رؤیتِ باری تعالیٰ کے ضمن میں جو عقائد بیان کئے جاتے ہیں ان عقائد میں غلو کا پہلو غالب ہے اوراس غلو کے نتیجہ میں صوفیاء کے یہاں جو گمراہیاں در آئی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں حتیٰ کہ آج بھی ماضی کے تسلسل کے ساتھ باقی اور موجود ہیں بلکہ یہ کہنازیادہ درست ہو گا کہ صوفیت کا سایہ وقتی طور پر ماند پڑ گیا تھالیکن زمانہ حال میں صوفیت اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ اہلسنت والجماعت کی دعوتِ حق کے مدِ مقابل پلٹ آئی ہے،ہندوپاک میں بریلویت اور دیوبندیت یہ دونوں گروہ اپنی اندرون خانہ جنگی کے باوجود صوفیت کے علمبردار رہے ہیں،مذکورہ دونوں گروہ کے اکابر صوفیاء اس عقیدہ کے قائل ہیں کہ اسی دنیامیں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے بلکہ اکثر صوفیاء حلول کے عقیدہ کے بھی قائل ہیں،صوفیاء کے گمراہ

عقائد کے خلاف اعلان جنگ ہر زمانے کی ایک لازمی ضرورت رہی ہے تا کہ عقیدہ اہلسنت والجماعت اور دیگر عقائد میں ایک حد فاصل نمایاں طور پر نظر آجائے کیونکہ امت محمدیہ (ﷺ) کا آخری گروہ اسی عقیدہ سے درست کہلائے گا جس سے اس کے اول گروہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت) کی اصلاح ہوئی تھی ،دراں حالانکہ صوفیوں کے عقائد امتِ محمدیہ (ﷺ) کے اول گروہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے) عقائد کے بلکل مختلف اور ان سے جدا ہیں چنانچہ صوفیت کسی بھی صورت میں اسلام کا عقیدہ متصور نہیں کی جاسکتی۔

جہمیہ کا مذہب یہ کہ جہمیہ اللہ تعالی کے لیے نہ کوئی اسم مانتے ہیں اور نہ ہی صفت ،بلکہ ان کا گمان ہے کہ اللہ تعالی اسماء وصفات سے عاری بس ایک ذات ہے،کیونکہ ان کے گمان کے مطابق اسماء وصفات کو ماننے سے شرک لازم آتا ہے اور رؤیتِ باری تعالیٰ کے لیے جہمیہ یہی عذر پیش کرتے ہیں (یعنی رؤیت کے لیے جہت اور جسم لازم ہے)۔

معتزلہ (جہمیہ کے بطن سے پیدا ہونے والا فرقہ) کا مذہب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے اسماء کو تو مانتے ہیں لیکن صفات کے منکر ہیں، بس وہ مجرد یعنی صفت سے عاری اسم مانتے ہیں،اسماء الٰہی مجرد الفاظ ہیں کہ جن کا نہ کوئی معنی ہے اور نہ صفت،اشاعرہ (جن کی اکثریت شوافع کی ہے) اور ماتریدیہ (احناف مسائل میں حنفی اور عقائد میں ماتریدی کہلاتے ہیں) معتزلہ کے بطن سے پیدا ہونے والے ذیلی فرقے ہیں۔

جہم بن صفوان کا عقیدہ:

((كَالْجَهْمِ بْنِ صَفْوَانَ وَمَنْ وَافَقَهُ، فَإِنَّهُمْ قَالُوا: إِثْبَاتُ الصِّفَاتِ يَسْتَلْزِمُ تَعَدُّدَ الْوَاجِبِ، وَهَذَا الْقَوْلُ مَعْلُومُ الْفَسَادِ بِالضَّرُورَةِ، فَإِنَّ إِثْبَاتَ ذَاتٍ مُجَرَّدَةٍ عَنْ جَمِيعِ الصِّفَاتِ لَا يُتَصَوَّرُ لَهَا وُجُودٌ فِي الْخَارِجِ، وَإِنَّمَا الذِّهْنُ قَدْ يَفْرِضُ الْمُحَالَ وَيَتَخَيَّلُهُ وَهَذَا غَايَةُ التَّعْطِيلِ-وَهَذَا الْقَوْلُ قَدْ أَفْضَى بِقَوْمٍ إِلَى الْقَوْلِ بِالْحُلُولِ أَوِ الِاتِّحَادِ، وَهُوَ أَقْبَحُ مِنْ كُفْرِ النَّصَارَى، فَإِنَّ النَّصَارَى خَصُّوهُ بِالْمَسِيحِ، وَهَؤُلَاءِ عَمُّوا جَمِيعَ الْمَخْلُوقَاتِ))

(شرح عقدہ الطحاویۃ:۱/۲۵،باب: تَوْحِيدُ الصِّفَاتِ،ناشر:موسسۃالرسالۃ،بیروت)

"جہم بن صفوان کے ہاں اللہ کی ذات صرف وجود کا نام ہے صفات اس میں نہیں ہیں تو پھر وہ وجود مطلق کو اللہ کہا جاتا ہے، یعنی اللہ کی ذات تمام کائنات میں حلول کئے ہوئے ہے، اللہ اور کائنات میں اتحاد ہے یہ الگ الگ نہیں ہے، ظاہر ہے کہ یہ نظریہ تو عیسائیوں کے نظریہ سے بھی زیادہ خطرناک ہے، نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام میں اللہ نے حلول کیا، یا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، جہم بن صوان نے تمام مخلوقات کو اللہ کہہ دیا پس اس نظریہ کی روشنی میں کہنا پڑے گا کہ جو لوگ بتوں کی عبادت کر رہے ہیں وہ اللہ ہی کی عبادت کر رہے ہیں، اس لئے کہ وہ بت بھی اللہ ہی ہیں، اور وہ اللہ ہی کی عبادت کر رہے ہیں، اور جب وجود مطلق کا نام اللہ ہے تو پھر ماں، بہن اور اجنبی عورت میں کچھ فرق نہیں اور نہ حرمت وحلت کے مسائل کی کچھ حیثیت باقی رہ جاتی ہے، اور نہ زنا و نکاح میں کچھ فرق ہے، پانی اور شراب میں بھی کچھ فرق نہیں سب کا وجود ایک ہی ہے"۔

ان فرقوں کا ردّ جو رؤیت باری تعالیٰ کے منکر ہیں:

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ° الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ° أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ° ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا °﴾"(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے کہ اگر(تم کہوتو) میں تمہیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ ° وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہوگئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں ° یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا، اس لئے ان کے اعمال غارت ہوگئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے ° حال یہ ہے کہ ان کا بدلہ جہنم ہے کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو مذاق میں اڑایا°"۔

(سورۃ الکہف:۱۰۳-۱۰۶)

جیسے سورۃ الغاشیہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً﴾"قیامت کے دن بہت سے چہرے ذلیل وخوار ہوں گے جو دنیا میں بہت محنت کرنے والے بلکہ اعمال سے تھکے ہوئے تھے اور سخت تکلیفیں اٹھائے ہوتے تھے، آج وہ باوجود ریاضت وعبادت کے جہنم واصل ہوں گے اور بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دیے جائیں گے"۔

(سورۃ الغاشیہ: ۲-۴)

مزید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا﴾ "ان کے تمام کئے کرائے اعمال کو ہم نے آگے بڑھ کر ردی اور بے کار کر دیا"۔

(سورۃ الفرقان: ۲۳)

جہمیہ، روافض، معتزلہ اور خوارج کا کفر، یہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آیات اور اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے اور دیکھنے کا صریح طور پر انکار کیا ہے، نیز جہمیہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی ملاقات نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ "جسے اللہ کی ملاقات کی امید ہو پس اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت یقیناً آنے والا ہے، وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔

(سورۃ العنکبوۃ: ۵)

مزید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ "جو جانتے ہیں کہ بےشک وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے اور یقیناً وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں"۔

(سورۃ البقرۃ: ۴۶)

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :﴿ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَى مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ﴾"بے شک خسارہ میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے ملاقات کی تکذیب کی، یہاں تک کہ جب وہ معین وقت ان پر دفعتاً آ پہنچے گا، کہیں گے کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو اس کے بارے میں ہوئی، اور حالت ان کی یہ ہوگی کہ وہ اپنے بار اپنی پیٹھوں پرلادے ہوں گے، خوب سن لو کہ بری ہوگی وہ چیز جس کو وہ لادیں گے"۔

(سورۃ الانعام: ۳۱)

رؤیتِ باری تعالیٰ کا عقیدہ جو ہم تک قرآن واحادیثِ صحیحہ اور ثقہ روایوں کے ذریعہ پہنچا ہے اس کا بیان حسب ذیل ہے:-

رؤیتِ باریٔ تعالیٰ اور قرآن:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ° إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾" اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے۔اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے"۔

(سورۃ القیامۃ:۲۲-۲۳)

((وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ﴿إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(القيامة:٢٣) قَالَ: تَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ- - -وَهَذَا قَوْلُ كُلِّ مُفَسِّرٍ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْحَدِيثِ))"ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ، سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ "نَاظِرَة"کا معنیٰ اللہ کے "چہرہ"کی جانب دیکھنا ہے، یہی قول اہلسنت واہلحدیث مفسرین کا ہے"۔

(شرح عقیدہ الطحاویۃ لابن ابی العز:۱/۲۱۰،ناشر: موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

﴿عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ﴾"تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے"۔

(سورۃ المطففین:۳۵)

﴿لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ﴾"یہ وہاں جو چاہیں انہیں ملے گا(بلکہ) ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے"۔

(سورۃ ق:۳۵)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سورۃ ق کی مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:((وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ عَنْ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ الرُّومِيِّ أَنَّهَا النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ))"سیدنا صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس زیادتی سے اللہ کریم کے چہرے کو دیکھنا مراد ہے"۔

(تفسیر ابن کثیر :۷/۳۸۰،سورۃ ق ،ناشر:دارالکتب العلمیۃ ، بیرو۔ تفسیر ابن کثیر(ارود):۶/۸۵،ناشر:فقہ الحدیث پبلیکیشنز،لاہور)(رواہ صحیح المسلم ،کتاب الایمان ،باب:بِإِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الآخِرَةِ رَبَّهُمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى، حدیث: ۱۸۱{۴۴۹})

((قَالَ الطَّبَرِيُّ:قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:هُوَ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))"جریر ابن طبری(۲۲۴-۳۱۰ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:سیدنا علی اور سیدنا انس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ "وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ" سے مراد اللہ کے چہرے کا دیدار ہے"۔

(تفسیر الطبری:۲۱/۴۵۴،ناشر:ہجر)

عصر حاضر کے حنفیہ اللہ کے چہرے کے دیدار کی نفی کرتے ہیں،حنفیہ اس زعم میں مبتلا ہیں کہ اللہ کا چہرہ نہیں ہے لہٰذا اللہ کے چہرے کا دیدار بھی ممکن نہیں،بعینہٖ جہمیہ، معتزلہ، امامیہ (شیعہ روافض) کا قول بھی یہی ہے،رؤیتِ باری تعالیٰ کی نفی کرنے والے نہ صرف یہ کہ نصوص کی تاویل کرتے ہیں بلکہ تحریف کے بھی مرتکب ہوتے ہیں،عذابِ قبر، روزِ محشر، جنت ، جہنم، حساب وکتاب وغیرہ مسائل میں بے جا تاویلات ہورہی ہیں وہ ان تاویلات کی بنسبت آسان ہیں جن کا ارتکاب "مسئلہ رؤیتِ باری تعالیٰ" میں ہورہاہے، باطل پرست گروہ

حقائق کا انکار کرنے والوں کے لئے نصوص کی تاویل حتیٰ کہ باطل پرست گروہ کے لئے تحریف بھی کچھ مشکل امر نہیں باطل پرست ہر صورت میں نہایت ہی ہوشیاری، چالاکی اور عیاری کے ساتھ اپنا گمراہی وضلالت کا راستہ نکال لیتے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جس نے ان کی دنیا و آخرت کو برباد کرڈالا یہود و نصاریٰ کی گمراہی کی وجہ بھی یہی تھی کہ انہوں نے تورات وانجیل کے نصوص میں تحریفات کیں، بعینہٖ امت محمدیہ (ﷺ) کے کچھ گروہ یہود و نصاریٰ کے نقشِ پا پر چلتے ہوئے قرآن واحادیث صحیحہ میں فاسد تاویلات کرتے رہتے ہیں انہیں فاسد اثرات کے زیرِ اثر نہ دینِ اسلام محفوظ رہ سکا اور نہ دینِ اسلام کو ماننے والے ان نقصانات سے محفوظ رہ سکے حتیٰ کہ امیر المومنین سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت، جنگ جمل، جنگ سفین و نہروان، نیز شہادتِ امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، واقعہ حرّہ، اور واقعۂ شہادت سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما انہیں فاسدانہ تاویلات کا اولین نتیجہ ثابت ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باطل عقائد سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

رویتِ باری تعالیٰ اور احادیثِ صحیحہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

((حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّاسَ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ". قَالُوا لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ " فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ

لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ ". قَالُوا لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ " فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ. فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ۔۔الخ))"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ' کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا جب بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ تم میں جو کوئی جس چیز کی پوجا پاٹ کیا کرتا تھا وہ اس کے پیچھے لگ جائے ، چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا ' جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے لگ جائے گا (اسی طرح قبروں تعزیوں کے پجاری قبروں تعزیوں کے پیچھے لگ جائیں گے)"۔

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(سورۃ القیامۃ:۲۳) ،حدیث:۷۴۳۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ " هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ ".قَالُوا لاَ.قَالَ " فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ، قَالَ " فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلاَّ كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا))"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ،اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں، تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے ؟تو صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چودھویں کی رات کو جب بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! تمہیں اپنے رب کو دیکھنے میں اس سے زیادہ زحمت نہیں ہو گی جتنی زحمت تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں ہوتی ہے"۔

(صحیح المسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب:الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ، حدیث:۲۹۶۸{۷۴۳۸}۔وسنن ابوداود :۴۷۳۰)

سیدنا جریر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

((حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ " أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لاَ تُضَامُّونَ . أَوْ لاَ تُضَاهُونَ . فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ))"جریر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر اٹھائی جو چودھویں رات کا تھا ،پھر فرمایا کہ تم لوگ بے ٹوک اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو (اسے دیکھنے میں تم کو کسی قسم کی بھی مزاحمت نہ ہو گی) یا یہ فرمایا کہ تمہیں اس کے دیدار میں مطلق شبہ نہ ہو گا اس لیے اگر تم سے سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں کے پڑھنے میں کوتاہی نہ ہو سکے تو ایسا ضرور کرو"۔

(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب: فَضْلِ صَلاَةِ الْفَجْرِ، حدیث:۵۷۳)

سیدنا جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت:

((حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كِلاَهُمَا عَنْ رَوْحٍ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ، فَقَالَ نَجِيءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا، وَكَذَا، انْظُرْ أَىْ ذَلِكَ فَوْقَ النَّاسِ – قَالَ – فَتُدْعَى الأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ مَنْ تَنْظُرُونَ فَيَقُولُونَ نَنْظُرُ رَبَّنَا . فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ . فَيَقُولُونَ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْكَ . فَيَتَجَلَّى لَهُمْ

يَضْحَكُ))"ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ انہوں نے سیدنا جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے (جنت اور جہنم میں) وارد ہونے کے بارے میں سوال کیا جارہا تھا تو انہوں نے کہا: ہم قیامت کے دن فلاں فلاں (سمت) سے آئیں گے (دیکھو)، یعنی اس سمت سے جو لوگوں کے اوپر ہے، کہا: سب امتیں اپنے اپنے بتوں اور جن (معبودوں) کی بندگی کرتے تھے ان کے ساتھ بلائی جائیں گی، ایک کے بعد ایک پھر اس کے بعد ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہم اپنے رب کے منتظر ہیں، وہ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں، تو سب کہیں گے: (اس وقت) جب ہم تمہیں دیکھ لیں، تو اللہ تعالیٰ ہنستے ہوئے ان کے سامنے جلوہ افروز ہوں گے"۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب :أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا، حدیث:۱۹۱{۴۶۹})

ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے والد (سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کی روایت:

((حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:"جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلاَّ رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ")) ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس سے ان کے والد نے کہا:" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس میں سارا سامان چاندی کا ہو گا اور دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس کا سارا سامان سونے کا ہو گا اور جنت عدن میں قوم اور

اللہ کے دیدار کے درمیان صرف چادر کبریائی رکاوٹ ہو گی جو اللہ رب العزت کے منہ پر پڑی ہو گی"۔

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(سورة القيامة:۲۳)، حدیث:۷۴۴۴)

ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے والد (سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کی ایک اور روایت:

((وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا، وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلاَّ رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ)) "اور مومن ان کے پاس باری باری جائیں گے اور دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور ایسے بھی دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی، جنتِ عدن والوں کو اللہ کے دیدار میں صرف ایک جلال کی چادر حائل ہو گی جو اللہ کے مبارک منہ پر ہو گی"۔

(صحیح البخاری ، کتاب التفسیر ،باب :قوله تعالیٰ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾(سورۃ الرحمٰن:۷۲)، حدیث: ۴۸۸۰)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت:

((حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَإِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ - قَالَ - يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ - قَالَ - فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ)) "عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے حدیث بیان کی، انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہم سے، انہوں نے سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنت والے جنگ میں داخل ہو جائیں گے، (اس وقت) اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: تمہیں کوئی چیز چاہیے جو تمہیں مزید عطا کروں؟ وہ (جنتی) جواب دیں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے! کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ پردہ اٹھادے گا تو انہیں کوئی چیز ایسی عطا نہیں ہوئی ہو گی جو انہیں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو"۔

((حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، بِهَذَا الإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾)) "(عبد الرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے بجائے) یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہما سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اس میں یہ اضافہ ہے: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ﴿لِلَّذِينَ

أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾"جنہوں نے نیکی کی، ان کے لیے بہترین (جزا) ہے اور مزید (دیدارالٰہی) ہے(سورۃ یونس:۲٦)"۔

(صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب:إِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الآخِرَةِ رَبَّهُمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى(آخرت میں مومن اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کا دیدار کریں گے)، حدیث:۱۸۱{۴۴۹، ۴۵۰}۔و سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب:فِيْمَاأَنْكَرَتِ الْجَهْمِيَّةُ(فرقہ جہمیہ نے جس چیز کا انکارکیا)، حدیث :۱۸۷۔وسنن الترمذی:۲۵۵۲)

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت:

((وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ)) "عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو منقطع نہ ہو ، اور میں تجھ سے تیری قضاء پر رضا کا سوال کرتا ہوں ، اور میں تجھ سے موت کے بعد کی راحت اور آسائش کا طلبگار ہوں ، اور میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت ، اور تیری ملاقات کے شوق کا طلبگار ہوں ، اور پناہ چاہتا ہوں تیری اس مصیبت سے جس پر صبر نہ ہو

سکے ، اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کر دے ، اے اللہ ! ہم کو ایمان کے زیور سے آراستہ رکھ ، اور ہم کو راہنما و ہدایت یافتہ بنا دے"۔

(سنن النسائی ،کتاب السہو،باب: نَوْعٌ آخَرُ،حدیث:۱۳۰۷ ،اسنادہ حسن۔الرد علی الجہمیۃ للدارمی،حدیث:۱۸۸)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت:

((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَرَى رَبَّنَا قَالَ " تَضَامُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ".قُلْنَا لاَ .قَالَ"فَتَضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ".قَالُوا لاَ . قَالَ " إِنَّكُمْ لاَ تَضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلاَّ كَمَا تَضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا"))"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :" کیا تم ٹھیک دوپہر میں سورج دیکھنے میں کوئی دقت اور پریشانی محسوس کرتے ہو جبکہ کوئی بدلی نہ ہو ؟"، ہم نے کہا : نہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :" کیا تم چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ محسوس کرتے ہو جبکہ کوئی بدلی نہ ہو ؟" ، ہم نے کہا : نہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"سورج و چاند کو دیکھنے کی طرح تم اپنے رب کے دیدار میں بھی ایک دوسرے سے مزاحمت نہیں کرو گے"۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب: فِيْمَا أَنْكَرَتِ الْجَهْمِيَّةُ (فرقہ جہمیہ نے جس چیز کا انکار کیا)، حدیث: ۱۸۹، واسنادہ صحیح)

سیدنا عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کی روایت:

((حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: نا الْأَعْمَشُ قَالَ: نا خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ , عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَا وَسَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ تَعَالَى لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَا شَيْئًا قَدَّمَهُ , ثُمَّ يَنْظُرُ أَيْسَرَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَا شَيْئًا قَدَّمَهُ , ثُمَّ يَنْظُرُ أَمَامَهُ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ , اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ")) سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " تم میں سے ہر شخص سے تمہارا رب اس طرح بات کرے گا کہ تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا، تمہارے اور رب کے درمیاں کوئی حجاب بھی نہیں ہو گا، وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا اور اسے اپنے اعمال کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا اور وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا اور اسے اپنے اعمال کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا، پھر اپنے سامنے دیکھے گا تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھے گا، پس جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے۔ اعمش نے بیان کے کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا' ان سے خیثمہ نے اسی طرح اور اس میں یہ لفظ زیادہ کئے کہ (جہنم سے بچو) خواہ ایک اچھی بات ہی کے ذریعہ ہو "۔

(الشریعۃ للامام آجری:۲/۳۹،کتاب:التَّصْدِيقِ بِالنَّظَرِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ،وَمِمَّا رَوَى عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ الطَّائِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،رقم:٦٦٤{۳۱۵}،اسنادہ صحیح و متفق علیہ،(ولید بن محمد بن سیف النصر)،ناشر:موسسۃ قرطبۃ)

رویت باری تعالیٰ اور اجماع

((وَهَذَا بِحَمْدِ اللَّهِ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَسَلَفِ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ)) امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس مسئلہ میں یعنی اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنوں کو قیامت کے دن نصیب ہونے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور سلفِ امت رحمۃ اللہ علیہم کا اجماع متفق علیہ ہے"۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں :((وَهُدَاةِ الْأَنَامِ، وَمَنْ تَأَوَّلَ ذَلِكَ بِأَنَّ الْمُرَادَ بِإلى مُفْرَدُ الْآلَاءِ وَهِيَ النِّعَمُ كَمَا قَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ إِلى رَبِّها ناظِرَةٌ قال: تَنْتَظِرُ الثَّوَابَ مِنْ رَبِّهَا، رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ(۳۴۳/۱۲)مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ مُجَاهِدٍ وَكَذَا قَالَ أَبُو صَالِحٍ أَيْضًا فَقَدْ أَبْعَدَ هَذَا الْقَائِلُ النُّجْعَةَ وَأَبْطَلَ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ، وَأَيْنَ هُوَ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى:كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ (المطففين:۱۵))" جو لوگ اس کی تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مراد اس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو دیکھنا جیسے مجاہد اور ابو صالح سے تفسیر ابن جریر (۱۲/۳۴۳) میں مروی ہے ان کا قول حق سے دور اور سراسر تکلف سے معمور ہے، ان کے پاس اس آیت

کا کیا جواب ہے جہاں بدکاروں کی نسبت فرمایا گیا ہے:﴿كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ﴾" فاجر قیامت کے دن اپنے پروردگار سے پردے میں کر دیئے جائیں گے"(المطففین:۱۵)"۔

(تفسیر ابن کثیر:۸/ ۲۸۸، دار لکتب العلمیۃ، بیروت۔ وتفسیر ابن کثیر(اردو، بتحقیق:حافظ زبیر علیزئی رحمۃ اللہ علیہ):۵/ ۴۶۹، ناشر مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

رویت باری تعالیٰ اور اقوال سلف صالحین

عبد الرحمٰن ابن ابی لیلیٰ اوسی انصاری رحمۃ اللہ علیہ تابعی(۱۷-۸۳ھ) سے منقول ایک قول:

((حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ (سورة يونس:۲۶)قَالَ:"الْحُسْنَى"(سورة يونس:۲۶): الْجَنَّةُ، وَالزِّيَادَةُ:"النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَا يُصِيبُهُمْ بَعْدَ النَّظَرِ إِلَيْهِ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ")) "عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے بارے فرماتے ہیں ":﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾"جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید بر آں بھی"(سورۃ یونس:۲۶)،"الْحُسْنَى"سے مراد جنت(کی نعمت) ہے اور "وَالزِّيَادَةُ" سے مراد جنت میں اللہ عزوجل کے چہرے کا دیدار ہے، اللہ کے چہرے کے دیدار کے بعد اہل جنت کو کوئی مصیبت نہیں ہوگی، اور اللہ عزوجل اپنے دیدار میں کوئی کمی نہیں کرتا"۔

(الرد علی الجہمیۃ للدارمی ، اثر رقم:۱۹۲،اسناده صحيح-ورواه عبدالله بن احمد(ص:۴۵)-وابن جرير(۱۱:۱۰۵)-
وابن خزيمة(ص:۱۸۱-۱۸۲)- و للالكائي (ق:۲/۱۰۴)من طرق عن حماد بن زيد به-ناشر:الدار السلفیۃ، کویت)

عِکرمہ (ابوعبداللہ عکرمہ بن عبداللہ بربری مدنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۰۵ھ)(مولی عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما)) سے منقول ایک قول:

((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الطُّوسِيُّ، مِنْ أَهْلِ بَغْدَادَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شَقِيقٍ، أَنْبَأَ حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ° إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(القيامة: ۲۲-۲۳)،إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ.قَالَ:يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ نَظَرًا))"اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے-اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے "-(سورۃ القیامۃ:۲۲-۲۳)،اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :اللہ تعالیٰ کو(اہل جنت کا) دیکھ نا (اسی طرح سے ہے)جیسا کہ دیکھا جاتاہے"-

(الرد علی الجہمیۃ للدارمی،اثر رقم:۱۹۲،اسناده حسن،ناشر:الدار السلفیۃ، کویت)

سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ایک قول:

((هذِه الْأَحَادِيْث أَلتِي تروى فِي الرُؤيَه،فقَال:"حَق عَلى مَا سِمِعْنَاهَا مِمَّنْ نثق بِه")) "یہ احادیث جو رؤیتِ باری تعالیٰ کے بارے میں بیان کی جاتیں ہیں اس بارے میں ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے اس مسئلہ میں جو کچھ سنا ہے وہ حق ہے، اور اس کو بیان کرنے والے ثقہ ہیں "۔

(التصدیق بالنظر الی اللہ تعالی فی الآخرۃ للامام آجری، اثر رقم:٦، واسنادہ صحیح و رجالہ الثقات، ناشر: دار عالم الکتب للنشر والتوزیع، ریاض)

سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول دوسرا قول:

((حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ:"قِيلَ لِسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ:إِنَّ بِشْرًا الْمَرِّيسِيَّ يَقُولُ:إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ , فَقَالَ:قَاتَلَ اللهُ الدُّوَيِّبَةَ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِهِ:﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾(المطففين: ١٥))) "سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بشر مریسی کہتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کا دیدار نہیں ہو گا، اللہ اس کو ہلاک کرے کیا اس نے یہ آیت مبارکہ نہیں سنی: :﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ "ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں گے "(المطففین:١۵)۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء:۷/۲۹٦، ناشر: السعادۃ بجوار محافظۃ، مصر)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول پہلا قول:

امام دارالہجرۃ مالک ابن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:((وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ: "النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ")) "قیامت کے دن لوگ اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار کریں گے"۔

(الشریعۃ للامام آجری:۲/۹۸۴،رقم:۵۷۴، ناشر: داراوطن ،ریاض ۔وشرح السنۃ للبغوی:۱۵/۲۲۹، کتاب الفتن،باب: رُؤْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ وَرِضَاهُ عَنْهُمْ، تحت رقم:۴۳۹۳، ناشر:المکتب الاسلامی،دمشق)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول دوسرا قول:

((حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، يَقُولُ:﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(القيامة:۲۳) قَوْمٌ يَقُولُونَ إِلَى ثَوَابِهِ. قَالَ مَالِكٌ: كَذَبُوا فَأَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾(المطففين:۱۵))"امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فراماتے ہیں:﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ° إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾" اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے۔اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے "۔(سورۃ القیامۃ:۲۲-۲۳)کچھ لوگوں نے کہا(سورۃ قیامۃ کی یہ آیات)اپنے اجر وثواب (کو دیکھ نے کے بارے میں ہے)،تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں:﴿كَلَّآ إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ "ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں"(سورۃ المطففین:۱۵)"۔

(حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی:۶/ ۳۲۲۔ وشرح السنۃ للبغوی:۱۵/ ۲۲۹)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول تیسرا قول:

((وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يُرَ فِي الدُّنْيَا، لِأَنَّهُ بَاقٍ وَلَا يُرَى الْبَاقِي بِالْفَانِي، فَإِذَا كَانَ فِي الْآخِرَةِ وَرُزِقُوا أَبْصَارًا بَاقِيَةً رَأَوُا الْبَاقِيَ بِالْبَاقِي))"امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دنیا میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا جاسکتا کیونکہ اللہ کی ذات باقی رہنے والی ذات ہے باقی رہنے والی ذات کو فانی ذات نہیں دیکھ سکتی، پس جب یہی فانی ذات آخرت میں ہوگی تو ان کو باقی رہنے والی نظریں عطا کی جائیں گی تو پھر وہ باقی ذات کو بقا کی آنکھ کے ساتھ دیکھ لیں گے"۔

(تفسیر القرطبی:۷/ ۵۶، سورۃ الانعام، آیۃ:۱۰۳، ناشر: دارالکتب المصریۃ، قاہرۃ)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول پہلا قول:

((قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تعالى: ما حجب الكفار إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ الْأَبْرَارَ يَرَوْنَهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))" ﴿كَلَّآ إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾"ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن

اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں"(سورۃ المطففین:۱۵)اس آیۂ مبارکہ کے بارے میں "امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:فاجروں کے دیدار الٰہی سے محروم رہنے کا صاف مطلب یہی ہے کہ((أَبْرَارَ))یعنی نیک کار لوگ دیدار الٰہی سے مشرف کئے جائیں گے،اور متواتر احادیث سے ثابت ہو چکا ہے اور اسی پر اس آیت کی روانگی الفاظ صاف دلالت کرتی ہے کہ ایماندار دیدار باری تعالیٰ سے محظوظ ہوں گے"۔

(تفسیر ابن کثیر (اردو) :۵/ ۴۷۰،ناشر:مکتبہ اسلامیہ،لاہور)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول دوسرا قول:

((قَالَ«الْمُزنِي»: وَقَالَ ابن هَرم: قال الشَافِعِي: فَي قَولِه:﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾دَلِيْلُ عَلى أَنَّ أَوْلِياءَ الله يَرَوْنَه يَوْمَ الْقِيَامَة))"امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کہا ابن ہرم نے کہ اما شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے بابت فرماتے ہیں :﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾"ہر گز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں"(سورۃ المطففین:۱۵)،یہ آیت اس امر پر دلیل ہے کہ اولیاء اللہ قیامت کے دن اللہ کا دیدار کریں گے"۔

(مناقب الشافعی للبیہقی:۲/ ۳۵۳،مکتبہ دارالتراث ،القاہرۃ۔
طبقات الشافعیۃ الکبریٰ للسبکی:۲/ ۸۱،رقم:۱۷،ناشر:ہجر للطباعۃ للنشر والتوزیع)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول تیسرا قول:

((وَقَالَ تَعَالَى:﴿كَلاَّ إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾(سورة المطففين:۱۵) احْتَجَّ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى الرُّؤْيَةِ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ، ذَكَرَ ذَلِكَ الطَّبَرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الشَّافِعِيِّ))"اوراللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾"ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں"(سورۃ المطففین:۱۵)،اس آیت مبارکہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر آئمہ نے اہل جنت کا رؤیتِ باری تعالی سے سرفراز ہونا مراد لیا ہے اور اسی آیت مبارکہ سے رؤیتِ باری کی حجت پکڑی ہے،اور اس کو ذکر کیا ہے امام طبری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے اور مزنی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرے ہیں"۔

(شرح عقیدہ الطحاویۃ لابن ابی العز:۱/۱۹۱،باب:رؤية الله تعالى لأهل الجنة والرد على المخالفين،ناشر:دارالسلام للطباعة والنشر التوزيع والترجمة)

امام اہلسنت احمد بن محمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ایک قول:

امام اہلسنت احمد بن محمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ((حَدَّثَنَاأَبُوْعَبْدِالله مُحَمَّد بْن مُخَلّد العَطاَر،قَال،حَدَّثَنَاأَبُوْدَاوْدالسَجِسْتَانِىْ قَال:سَمِعْتُ أَحْمَد ابْن حَنْبَل،وَذُكِرَلَه شِىءفِىْ الرِوَايَة، فَغَضَب وَقَال:"مَنْ قَالَ اِنَّ الله عَزَّوَجَل لَايرى فِىْ

الآخِرَة فَهُوَكَافِر ")) "امام ابو داود سجستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا اور ذکر تے ہیں کہ وہ بہت غضب ناک ہوئے اور فرمایا: جس شخص نے یہ کہا کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کو نہیں دیکھ سکتے تو ایسا کہنے والا کافر ہے"۔

(التصدیق بالنظر الی اللہ تعالیٰ فی الآخرۃ، للامام آجری، رقم:۱۰، صفحہ:۴۵، وسندہ صحیح، ناشر: دار عالم الکتب للنشر والتوزیع، ریاض ۔ابو عبد اللہ محمد بن مخلد العطار رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہیں ،دیکھئے تذکرۃ الحفاظ:۳/۸۲۸، ترجمۃ رقم:۸۱۱، ناشر: دار الکتب العلمیۃ ، بیروت)

امام اہلسنت احمد بن محمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول دوسرا قول:

((وَالْإِيمَان بِالرُّؤْيَةِ يَوْم الْقِيَامَة كَمَا رُوِيَ عَن النَّبِي صَلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم مِن الْأَحَادِيث الصِّحَاح)) "بروزِ قیامت رؤیت باری تعالیٰ پر ایمان لانا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث میں روایت کیا جاتا ہے"۔

(اصول السنۃ للامام احمد، ناشر: دار المنار، الخرج، السعودیۃ)

امام طحاوی (ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ الازدی الطحاوی (۲۳۹-۳۲۱ھ) رحمۃ اللہ علیہ (وکیل الحنفیہ) عقیدہ طحاویہ میں فرماتے ہیں:

((وَالرُّؤْيَةُ حَقٌّ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ، بِغَيْرِ إِحَاطَةٍ وَلَا كَيْفِيَّةٍ، كَمَا نَطَقَ بِهِ كِتَابُ رَبِّنَا: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ، إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(الْقِيَامَة: ۲۲-۲۳)،وَتَفْسِيرُهُ عَلَى مَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى وَعَلِمَهُ، وَكُلُّ مَا جَاءَ فِي ذَلِكَ مِنَ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَعْنَاهُ عَلَى مَا أَرَادَ، لَا نَدْخُلُ فِي ذَلِكَ مُتَأَوِّلِينَ بِآرَائِنَا وَلَا مُتَوَهِّمِينَ بِأَهْوَائِنَا، فَإِنَّهُ مَا سَلِمَ فِي دِينِهِ إِلَّا مَنْ سَلَّمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, وَرَدَّ عِلْمَ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ إِلَى عَالِمِهِ)) "حق تعالیٰ کی رؤیت (دیدار) اہل جنت کو یقیناً نصیب گی، جس میں ذات باری تعالیٰ کا احاطہ نہ ہو گا اور نہ کوئی کیفیت ہو گی، چنانچہ قرآن میں بھی اس کا ذکر ہے:﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ، إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾"اس روز بہت سے چہرے ترو تازہ بارونق ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے "(سورۃ القیامۃ:۲۲-۲۳)،اس روز رویت کی کیفیت و تفصیل وہی ہو گی جیسی کہ اللہ کے علم و ارادہ میں ہے، اور صحیح احادیث میں اس بابت جو کچھ ہے وہ سب جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا، برحق ہے اور اس سے رسو اللہ ﷺ نے جو مطلب مراد لیا وہ سب درست ہے ،اس مسئلہ میں ہم اپنی رائے سے تاویل ووضاحت نہیں کرتے اور نہ اپنی مرضی کے خیالات باندھتے ہیں، اس لیے کہ دین کی ایسی باتوں میں وہی شخص سلامت رہتا ہے جو اپنے کو اللہ اور رسول ﷺ کے حوالے کر دے اور ایسی مشتبہ چیزوں کی حقیقت کو اس کے جاننے والے (اللہ ورسول ﷺ) کے حوالے کر دے"۔

(عقیدہ الطحاویہ (تخریج العقیدۃ الطحاویۃ، شرح و تعلیق:المحدث ابو عبد الرحمٰن محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ)، صفحہ:۴۳، رقم:۳۵، ناشر:المکتب الاسلامی، بیروت، الطبعۃ:۱۴۱۴ھ)

امام بربہاری (ابو محمد حسن بن علی بن خلف بربہاری (متوفی:۳۲۹ھ)) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَاعْلَم أَنَّ أَوَّل مَنْ يَنْظُرْ إِلى الله فِيْ الْجَنَّة الأَضْرَاءَ، ثُمَّ الرِّجَال، ثُمَّ النِسَاء، بِأَعْيِن رُؤُوْسِهِمْ،(شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة لاللكائى، رقم:۹۲۴،واسناده ضعيف)كَمَا قَال رَسُوْل اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لاَ تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ))(صحيح البخارى:۵۵۴- صحيح المسلم:۶۳۳{۱۴۳۴})وَالْإِيْمَان بِهَذَا وَاجَب وَإِنْكَارِه كُفْر)) "جان لو کہ !روزِ محشر میں سب سے پہلے اندھے لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے،اور پھر مرد، پھر عورتیں،سب اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، جیسا کہ ارشادِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے :"بیشک تم اپنے رب تعالیٰ کو ایسے دیکھو گے جیسے چودھویں کی رات کا چاند کو دیکھا جاتا اور اس کے دیکھنے میں تمہاری نظریں ٹکرائیں گے نہیں"،اس پر ایمان لانا واجب ہے ،اوراس کا انکار کرنا کفر ہے"۔

(شرح السنۃ للبربہاری،رقم:۷۹،صفحہ:۸۶-۸۷)

امام ابن بطہ (ابو عبداللہ عبیداللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العکبری رحمۃ اللہ علیہ (۳۰۴-۳۸۷ھ)) فرماتے ہیں:

((اعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ:أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،وَقَالُوا: إِنَّ اللَّهَ لَا يَرَاهُ الْعِبَادُ , وَلَا يُكَلِّمُهُمْ , وَلَا يُكَلِّمُونَهُ , فَكَذَّبُوا بِالْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ))"جان

لو کہ تم سب پر اللہ رحم فرمائے: قیامت کے دن اہل جنت اپنے رب کو دیکھیں گے، انہوں نے (معتزلہ اور روافض نے) کہا: کہ اللہ بندوں کی طرح نہیں دیکھتا، نہ وہ کسی سے بات کرتا ہے اور نہ کوئی اس سے بات کرے گا، تو ایسا کہنے والا شخص قرآن وسنت پر جھوٹ بول تا ہے"۔

(الابانۃ الکبریٰ لابن بطۃ:۷/۲، کتاب الثالث :الرد علی الجہمیۃ، باب: بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَبْصَارِ رُءُوسِهِمْ فَيُكَلِّمُهُمْ وَيُكَلِّمُونَهُ لَا حَائِلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَلَا تُرْجُمَانَ، ناشر: دارالرایۃ للنشر والتوزیع، ریاض)

امام صابونی (ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمٰن الصابونی (۳۷۳-۴۴۹ھ)) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وِيَشْهَدُ أَهْلُ السُّنَّة أَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَرَوْنَ رَبِهِمْ - تَبارَكَ وَتَعالى - يَوْمَ الْقِيَامَة بِأَبْصَارِهِمْ وَيَنْظَرُوْنَ إِلَيْهِ، عَلى مَاوَرَدَ بِهِ الْخَبْرِ الصَحِيْح عَنِ رَسُوْلَ الله فَي قَوْلِه: "إِنَّكُمْ تَروْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَلَيْلَةَالْبَدْرَ" (صحیح البخاری:۵۵۴)))"

اور اہلسنت اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ بے شک مومنین قیامت کے دن اپنی آنکھوں کے ساتھ اپنے رب کو دیکھیں گے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث وارد ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے (جریر ابن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): کہ یقیناً تم لوگ اپنے رب کو دیکھو گے جیسے تم چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو"۔

(عقیدۃ السلف واصحاب الحدیث للصابونی، باب: رؤية المؤمنين ربهم في الآخرة، صفحہ: ۲۶۳، وسندہ صحیح، ناشر: دارالعاصمۃ للنشر والتوزیع، ریاض)

امام دار قطنی (ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ البغدادی الدّار قطنی رحمۃ اللہ علیہ (۳۰۶-۳۸۵ھ)) فرماتے ہیں:

((حَدَّثَنَا مُحَمَّد بَنْ مُخَلَّدْ ثَنَا مُحَمَّد بَن مُحَمَّد بَن عُمَر بَن الْحَكَم أَبُوْ الْحَسَن بَن العَطَار قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّد بِن مُصْعَب العَابِد يَقُوْل: مَنْ زَعَمَ إِنَّكَ لَا تُكَلَّمُ وَلَا تُرَى فِي الآخِرَةِ، فَهُوَ كَافِر)) "محمد بن مصعب (الدعاء، ابو جعفر) رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جس نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہم سے بات نہیں کریں گے اور نہ ہی اللہ کو دیکھا جائے گا، پس (ایسا کہنے والا) کافر ہے"۔

(کتاب الصفات للدار قطنی، رقم: ۶۴، صفحہ: ۲۷، الطبعۃ الاولیٰ: ۱۴۰۳ھ، تحقیق و تخریج: الدکتور علی بن محمد بن ناصر الفقیہی، بالجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ)

* محمد بن مصعب الدعاء ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہیں:

، دیکھئے: تاریخ البغداد للخطیب: ۴/۴۶، ترجمہ رقم: ۱۶۸۲، ناشر: دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔
المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی (متوفی: ۵۹۷): ۱۱/۱۴۱، ترجمہ رقم: ۱۳۱۶، ناشر: دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

ابن ابی العز (صدرالدین محمد بن علاءالدین علی بن محمد ابن ابی العز حنفی الاذرعی صالحی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۷۹۲ھ)) شرح عقیدہ طحاویہ میں فرماتے ہیں:

((الْمُخَالِفُ فِي الرُّؤْيَةِ الْجَهْمِيَّةُ وَالْمُعْتَزِلَةُ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ وَالْإِمَامِيَّةِ, وَقَوْلُهُمْ بَاطِلٌ مَرْدُودٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ, وَقَدْ قَالَ بِثُبُوتِ الرُّؤْيَةِ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ، وَأَئِمَّةُ الْإِسْلَامِ الْمَعْرُوفُونَ بِالْإِمَامَةِ فِي الدِّينِ، وَأَهْلُ الْحَدِيثِ، وَسَائِرُ طَوَائِفِ أَهْلِ الْكَلَامِ الْمَنْسُوبُونَ إِلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ))"رؤیتِ باری تعالیٰ کی مخالفت کرنے والے گروہ جہمیہ، معتزلہ اور ان کی اتباع کرنے والے خوارج اور امامیہ (روافض) کا قول کتاب و سنت کے مقابلے میں باطل و مردود ہے، دراں حالانکہ اس کا ثبوت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے ثابت ہے، اہل حدیث اور معروف ائمہ دین جن کا امام ہونا تسلیم شدہ ہے (رؤیت میں سلف کی راہ پر ہیں)، اور اہل کلام جو اہلسنت والجماعت کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں (ان میں سے اکثر اس امر کو تسلیم کرتے ہیں)"۔

(شرح عقیدہ الطحاویۃ لابن ابی العز:۱/۱۸۹، باب:رؤية الله تعالى لأهل الجنة والرد على المخالفين، ناشر:دارالسلام للطباعۃ والنشر التوزیع والترجمۃ)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۷۷۳-۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

((وَقَدْ أَخْرَجَ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ فِي تَارِيخِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيِّ وَهُوَ مِنْ شُيُوخِ الْبُخَارِيِّ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ

مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:﴿إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ يَقُولُ قَوْمٌ إِلَى ثَوَابِهِ فَقَالَ كَذَبُوا فَأَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى:﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾)) "ابو الحسن سراج نے اپنی تاریخ میں حسن بن عبد العزیز جروی جو شیوخ بخاری میں سے ہیں سے نقل کیا، کہتے ہیں میں نے عمرو بن ابو سلمہ سے سنا کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ان سے کہا گیا اے ابو عبد اللہ، اللہ تعالیٰ کے قول:﴿إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ کا کیا مفہوم ہے کہ بعض کہتے ہیں اس سے مراد ثواب کی طرف نظر ہے؟ (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا انہوں نے غلط کہا، تو وہ اس آیت کا کیا جواب دیں گے:﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ "ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں" (سورۃ المطففین:۱۵)۔

(فتح الباری:۱۳/۴۲۶، کتاب التوحید، باب: قَوْلُهُ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ ناضرة إِلَى ربها ناظرة، ناشر: دارالمعرفۃ، بیروت ۔توفیق الباری (اردو):۱۲/۵۹۱، کتاب التوحید، باب: آخرت میں اللہ کو دیکھا جاسکے گا، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۷۷۳-۸۵۲ھ) مزید لکھتے ہیں:

((وَقَالَ ابن بَطَّالٍ ذَهَبَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَجُمْهُورُ الْأُمَّةِ إِلَى جَوَازِ رُؤْيَةِ اللَّهِ فِي الْآخِرَةِ وَمَنَعَ الْخَوَارِجُ وَالْمُعْتَزِلَةُ وَبَعْضُ الْمُرْجِئَةِ وَتَمَسَّكُوا بِأَنَّ الرُّؤْيَةَ تُوجِبُ كَوْنَ الْمَرْئِيِّ مُحْدَثًا وَحَالًّا فِي مَكَانٍ وَأَوَّلُوا قَوْله ناظرة بِمُنْتَظِرَةٍ وَهُوَ خَطَأٌ لِأَنَّهُ لَا يَتَعَدَّى بِإِلَى ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ ثُمَّ قَالَ وَمَا تَمَسَّكُوا بِهِ فَاسِدٌ لِقِيَامِ الْأَدِلَّةِ

عَلَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَوْجُودٌ وَالرُّؤْيَةُ فِي تَعَلُّقِهَا بِالْمَرْئِيِّ بِمَنْزِلَةِ الْعِلْمِ فِي تَعَلُّقِهِ بِالْمَعْلُومِ فَإِذَا كَانَ تَعَلُّقُ الْعِلْمِ بِالْمَعْلُومِ لَا يُوجِبُ حُدُوثَهُ فَكَذَلِكَ الْمَرْئِيُّ قَالَ وَتَعَلَّقُوا بِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَار وَبِقَوْلِهِ تَعَالَى لِمُوسَى لن تراني وَالْجَوَابُ عَنِ الْأَوَّلِ أَنَّهُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ فِي الدُّنْيَا جَمْعًا بَيْنَ دَلِيلَيِ الْآيَتَيْنِ وَبِأَنَّ نَفْيَ الْإِدْرَاكِ لَا يَسْتَلْزِمُ نَفْيَ الرُّؤْيَةِ لِإِمْكَانِ رُؤْيَةِ الشَّيْءِ مِنْ غَيْرِ إِحَاطَةٍ بِحَقِيقَتِهِ وَعَنِ الثَّانِي الْمُرَادُ لَنْ تَرَانِي فِي الدُّنْيَا جَمْعًا أَيْضًا وَلِأَنَّ نَفْيَ الشَّيْءِ لَا يَقْتَضِي إِحَالَتَهُ مَعَ مَا جَاءَ مِنَ الْأَحَادِيثِ الثَّابِتَةِ عَلَى وَفْقِ الْآيَةِ وَقَدْ تَلَقَّاهَا الْمُسْلِمُونَ بِالْقَبُولِ مِنْ لَدُنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ حَتَّى حَدَثَ مَنْ أَنْكَرَ الرُّؤْيَةَ وَخَالَفَ السَّلَفَ))" ابن بطال ("ابو الحسن علی بن خلف بن عبد الملک ابن بطال البکری القرطبی" متوفی:۴۴۹ھ، شارح صحیح البخاری) نے کہا کہ: مذہب اہل سنت اور جمہور امت کا یہ ہے کہ آخرت میں اللہ کا دیدار جائزہے اور منع کیاہے خوارج اور معتزلہ اور بعض مرجیہ نے اور تمسک کیاہے انہوں نے ساتھ اس کے کہ دیدار واجب کرتاہے اس کو کہ مرئی محدث ہو اور حال، ہو مکان میں اور جو تمسک کیاہے انہوں نے فاسد ہے واسطے قائم ہونے ادلہ کے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور روایت اپنے تعلق میں ساتھ مرئی کے بنائے علم کے ہے بیچ تعلق پکڑنے اس کے ساتھ معلوم کے حدوث کو واجب نہیں کرتا تو اسی طرح مرئی کا حال ہے کہا اور تعلق پکڑا ہے انہوں نے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾ (سورۃ الانعام:۱۰۳) اور ساتھ قول اس کے موسیٰ علیہ السلام کے واسطے :﴿لَن تَرَانِي﴾ (سورۃ الاعراف:۱۴۳) اور جواب اول سے یہ ہے کہ نہیں باقی ہیں اس کو آنکھیں دنیا میں تاکہ دونوں دلیلوں میں تطبیق ہو اور ساتھ اس کے کہ نفی ادراک کی نہیں مستلزم ہے رؤیت کی نفی کو اس واسطے کہ ممکن ہے دیکھنا چیز کا بغیر احاطہ کرنے کے ساتھ

حقیقت اس کی کے اور دوسری آیت میں بھی مراد نفی سے دنیا ہے اور اس واسطے کہ نفی شئے کی اس کے محال ہونے کو تقاضا نہیں کرتی باوجود اس چیز کے کہ آئی ہے احادیث ثانیہ سے موافق آیت کے اور البتہ قبول کیا ہے ان کو مسلمانوں نے اصحاب اور تابعین کے زمانے سے یہاں تک کہ اللہ کے دیدار کا منکر پیدا ہوا اور اس نے سلف کی مخالفت کی"۔

(فتح الباری :۱۳/ ۴۲۶، کتاب التوحید، باب : قَوْلُهُ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ ناضرة إِلَى رَبِهَا ناظرة، ناشر: دارالمعرفة ،بیروت ۔فیض الباری(اردو):۳۰/ ۶۹۴-۶۹۵، کتاب التوحید، باب: اور بہت منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے، ناشر: مکتبہ اصحاب الحدیث، لاہور)

رویت باری تعالیٰ کی نفی کرنے والوں کا بیان

امام ابن ابی العز (صدرالدین محمد بن علاءالدین علی بن محمد ابن ابی العز حنفی الاذرعی صالحی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۷۹۲ھ)) فرماتے ہیں:

((الْمُخَالِفُ فِي الرُّؤْيَةِ: الْجَهْمِيَّةُ وَالْمُعْتَزِلَةُ وَمَنْ تبِعَهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ وَالْإِمَامِيَّةِ. وَقَوْلُهُمْ بَاطِلٌ مَرْدُودٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. وَقَدْ قَالَ بِثُبُوتِ الرُّؤْيَةِ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ، وَأَئِمَّةُ الْإِسْلَامِ الْمَعْرُوفُونَ بِالْإِمَامَةِ فِي الدِّينِ، وَأَهْلُ الْحَدِيثِ، وَسَائِرُ طَوَائِفِ أَهْلِ الْكَلَامِ الْمَنْسُوبُونَ إِلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ))"رؤیت

باری تعالیٰ کی مخالفت کرنے والوں میں جہمیہ ، معتزلہ اور ان کی اتباع کرنے والے خوارج کے گروہ اور امامیہ (شیعہ روفض) ہیں، قرآن وسنت کے مدمقابل (مذکورہ گروہ) کے اقوال باطل اور مردود ہیں، حالانکہ رؤیتِ باری تعالیٰ ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین تبع تابعین ، دین میں معروف ائمہ اسلام، اہل الحدیث رحمۃ اللہ علیہم اور اہلِ کلام کے کچھ گروہ جو اہلسنت سے منسوب کئے جاتے ہیں ان سب سے دلیل وبرہان کے ساتھ رؤیتِ باری تعالیٰ ثابت ہے "۔

امام ابن ابی العز رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

((وَهَذِهِ الْمَسْأَلَةُ مِنْ أَشْرَفِ مَسَائِلِ أُصُولِ الدِّينِ وَأَجَلِّهَا، وَهِيَ الْغَايَةُ الَّتِي شَمَّرَ إِلَيْهَا الْمُشَمِّرُونَ، وَتَنَافَسَ الْمُتَنَافِسُونَ، وَحُرِمَهَا الَّذِينَ هُمْ عَنْ رَبِّهِمْ مَحْجُوبُونَ، وَعَنْ بَابِهِ مَرْدُودُونَ)) "رؤیتِ باری تعالیٰ کا مسئلہ اصول دین کے اشرف اور جلیل والقدر مسائل میں سے ہے اور معروف اہل علم نے اس مسئلہ میں عرق ریزی سے کام لیا ہے، لیکن جن لوگوں کے مقدر میں رؤیت باری تعالیٰ سے محرومی ثبت تھی اللہ تعالیٰ کے حضور مین باریابی سے ہمکنار ہونا جن کے نصیب میں نہیں تھا انہوں نے رؤیتِ باری تعالیٰ کا انکار کیا ہے"۔

(شرح عقیدۃ الطحاویۃ:۱/۱۵۳، قولہ: وَالرُّؤْيَةُ حَقٌّ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ ،ناشر:وزارۃ الشؤون الاسلامیۃ،وزارۃ الاوقاف السعودیۃ،الطبعۃ اولی:۱۴۱۸ھ)

سلف کی دلیل ہی اَحکم واَسلم ہے اور یہی قاطع ہے سلف نے جو کچھ نقل فرمایا ہے وہ قرآن واحادیث صحیحہ سے ہی نقل کیا ہے، بشر مریسی جہمی (بشر بن غیاث بن ابی کریمہ

المریسی، مولی زید بن الخطاب) یہ الدرِب (عراق کا ایک چھوٹا سا قریہ ہے) میں مقیم تھا، کثیر علمائے اہلسنت نے بشر مریسی کے عقائد کو کفر سے تعبیر کیا ہے دیکھئے تاریخ بغداد للخطیب :۷/۵۶-۵۷۔

امام خطیب بغدادی (ابو بکر احمد بن عبد المجید بن علی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ)) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَبِشْرًا(الْمَرِيسِيَّ) مِنْ أَصْحَاب الرَّأيْ، أَخَذ الفَقْه عَنْ أَبِيْ يُوْسُف الْقَاضِي(صاحب ابی حنيفة)،إِلَا أَنَّه أَشْتَغَل بِالْكَلَام، وَجَرَد الْقَوْل بِخَلْقِ الْقُرْآن؛ وَحُكِيَ عَنْهُ أَقْوَال شَنِيْعَة)) بشر مریسی اصحاب الرائے میں سے تھا اور یہ قاضی ابو یوسف (شاگردِ رشید ابو حنیفہ) سے فقہ اخذ کیا کرتا تھا اور بشر مریسی علم کلام میں مشغول رہنے والا شخص تھا اور یہ کہتا تھا کہ قرآن مخلوق ہے، بشر مریسی سے بہت سارے اقوال شنیعہ بیان کی جاتی ہیں۔

(تاریخ بغداد للخطیب:۷/۶۱، ترجمہ رقم:۳۵۱۶، ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت)

جرح وتعدیل کے مشہور امام، امام عجلی (ابو الحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح بن مسلم عجلی الکوفی (۱۸۲-۲۶۱ھ)) رحمۃ اللہ علیہ بشر مریسی کے بابت فرماتے ہیں:

((بِشْرًاالْمَرِيسِيُّ:قَالَ العَجْلِيْ: رَأَيْتُ بِشْرًاالْمَرِيسِيَّ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ مَرَّةً وَاحِدَةً شَيْخ قَصِيْر ذَمِيْم المَنْظَر وَسَخَ الْثِيَاب وَافَر الشَّعْر أشبَه شَيْءُ بِالْيَهُوْد وَكَانَ أَبُوْه يَهُوْدِيًّا صَبَاغًا بِالْكُوْفَة فِيْ سَوْق الْمَرَاضَعِ لَا يَرْحِمُهُ الله فَلَقَد كَانَ

فَاسِقًا))"بشر المریسی پر اللہ کی لعنت ہو، میں نے اسے صرف ایک دفعہ دیکھا ہے، پست قد، بد شکل، گندے کپڑوں اور لمبے بالون والا، وہ یہودیوں سے مشابہ تھا، اس کا باپ کوفہ کے مراضع بازار میں یہودی رنگ ساز تھا (پھر امام عجلی نے فرمایا:) اللہ اس پر رحم نہ کرے وہ یقیناً فاسق تھا"۔

(تاریخ الثقات للامام العجلی:۱/۱۸، ترجمۃ رقم :۱۵۳، ناشر :دارالباز، الطبعۃ الاولی:۱۴۰۵ھ)

امام الدار قطنی رحمۃ اللہ علیہ (۳۰۶-۳۸۵ھ) فرماتے ہیں:

((وحدَّثنا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ، هَؤُلَاءِ أَبْنَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُرَى فِي الْآخِرَةِ، حَتَّى جَاءَنَا ابْنُ يَهُودِيٍّ صَبَّاغٌ فَزَعَمَ أَنَّ اللَّهَ لَا يُرى. يَعْنِي بِشْرًا الْمَرِيسِيَّ))"شریک ابن عبد اللہ نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجروں کے بیٹوں نے (رضی اللہ عنہم) ہم سے حدیث بیان کی کہ بیشک اللہ کو آخرت میں دکھا جائے گا، حتّٰی کہ یہودی کا بیٹا صباغ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں جا سکتا، یعنی وہ بشر مریسی تھا"۔

(کتاب الصفات للدار قطنی، صفحہ:۷۵، رقم:٦٦، الدکتور علي بن محمد بن ناصر فقيهي حفظه الله عميد المكتبات بالجامعة الإسلامية بالمدينة النبوية، الطبعة: الأولى، ۱۴۰۳ھ – ۱۹۸۳م)

نوٹ:(شریک ابن عبداللہ نخعی رحمۃ اللہ علیہ "صدوق"ہیں دیکھئے:تقریب التہذیب:۱/۲۶۶،ترجمہ رقم:۲۷۸۷،ناشر:دارالرشید،سوریا)

مسئلہ رؤیتِ باری تعالیٰ اورابو حنیفہ کا موقف:

فقہ الاکبر کی عبارت(یہ کتاب ابو حنیفہ کی طرف منسوب ہے):

((وَكَانَ اللہ تَعَالَى خَالِقًا قبل ان يخلق ورازقا قبل ان يرْزق وَاللہ تَعَالَى يرى فِي الْآخِرَة وَيَرَاهُ الْمُؤْمِنُونَ وهم فِي الْجنَّة بأعين رؤوسهم بِلَا تَشْبِيه وَلَا كَيْفيَّة وَلَا يكون بَينه وَبَين خلقه مَسَافَة)) "اللہ تعالیٰ مخلوق پیدا کرنے سے پہلے بھی خالق اور رزق دینے سے پہلے بھی رازق تھا،اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنا دیدار کرائے گا مومن اسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اس وقت آپس میں زیادہ فاصلہ نہ ہو گا مگر یہ دیدار کیسے ہو گا؟اس کی نہ تو کیفیت بتائی جا سکتی ہے اور نہ ہی کوئی مثال مشابہت"۔

(فقہ الاکبر،رُؤْيَة اللہ فِي الْآخِرَة، صفحہ:۵۳،ناشر: مکتبۃ الفرقان،الامارات العربیۃ)

مشہور صوفی سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز(۷۲۱-۸۲۵ھ)فرماتے ہیں:

"امام رضی اللہ عنہ(امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ)نے فقہ اکبر میں رویت باری تعالیٰ(خدائے تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھنے)کا مسئلہ صراحت کے ساتھ نہیں لکھا"۔

(یازدہ رسائل(از:سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسودراز)
صفحہ:۱۱۱،ناشر:سیرت فاونڈیشن،لاہور،اشاعت:مئی ۲۰۰۳)

المحدث ابوعبدالرحمٰن محمد ناصرالدین البانی رحمۃ اللہ علیہ(۱۳۳۳-۱۴۲۰ھ۔۱۹۱۴-۱۹۹۹ء) فرماتے ہیں:

((فَمَا أَبْعَد ضَلَال مِنْ يُنْكَر الرُؤْيَة مِنْ بَعْض الْمُقَلَّدَةِ،الذِيْنَ يَزْعَمُوْنَ تَقْلِيْد الأئِمَة،ثم هُم يَخَالُفُوْنهمْ فَي عَقِيدتهمْ فِي رؤية الرَّب يَوْم القِيَامَة،وَمَعَهُم الْكِتَاب وَلْسُنَّة!!– أَمَا الْقُرْآن:فهم يتأولوْنه،بَل يعْطلوْنه بِاسْم المَجَاز-وَأماالسُّنة:فيشككون فيها بِقَوْلهمْ)) "ان مقلدین سے،جو ائمہ کی تقلید کا دعویٰ کرتے ہیں ،بڑا گمراہ کون ہو سکتا ہے جو جو رؤیت باری تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں وہ قیامت کے دن رب کی رؤیت کے بارے میں ان(ائمہ)کے عقیدے کی مخالفت کے ساتھ ساتھ کتاب وسنت کی بھی مخالفت کرتے ہیں!! – رہا قرآن تو وہ اس کی تاویل کرتے ہیں،بلکہ مجاز کا نام دے کر اس کی تعطیل کرتے ہیں۔اور رہی سنت تو وہ انہیں حدیث احاد کہہ کر اس کے متعلق شک وشبہ پیدا کرتے ہیں"۔

(ہدایۃ الرواۃ الی تخریج احادیث المصابیح والمشکاۃ للالبانی:۵/ ۲۲۲،کتاب احوال القیامۃ،باب رویۃ اللہ تعالیٰ،حدیث:۵۵۸۹ ،ناشر:دارابن قیم للنشر والتوزیع،دمام)

معتزلہ اور اباضیہ (خوارج) کی رویت باری تعالیٰ کی نفی:

((وَفِيْه رَدّ عَلى الْمُعْتَزِلَة وَالْإِبَاضِيَة الْمُنْكَرِيْن لِهذِه النِعْمَة الْعَظِيْمَة: رُؤيَة الْمُؤمِنَيْن لِرَبِّهِم يومَ الْقِيَامَة، وَعَلى المثْبتيْن لها الذِيْن تَأولوهَا بِمَعنى الْعلمْ))"اور اس (رؤیت باری تعالیٰ) میں معتزلہ اور اباضیہ (خوارج) جو کہ اس عظیم نعمت "قیامت کے دن مومنوں کو اپنے رب کا دیدار ہو گا"، کا انکار کرتے ہیں اور اس (نفی) کو ثابت کرنے والوں کا، جو کہ اس کی علم کے معنی میں تاویل کرتے ہیں، ردّ ہے"۔

(السلسلۃ احادیث الصحیحہ للالبانی: ۷/۱۵۶، حدیث: ۳۰۵۶، ناشر: المکتبۃ العارف للنشر والتوزیع، ریاض)

شیعہ امامیہ روافض (نیز شیعہ کے تمام ۳۲ گروہ) اور رویت باری تعالیٰ کی نفی:

((وَمَنْهَا نَفِي رُؤيَة الْمُؤمِنِيْن لِرَبِّهِمْ عَزَّوَجَل يَوْمَ الْقِيَامَة, فَصرَحَ بِنَفيْهَا الْمُعْتَزِلَة, وَالْشِيْعَة, وَعِلَل ابْن الْمُطْهَر الشِيْعَي فَي "مِنْهَاجِه" النَفِيْ المَذْكُوْر بِقَوْلِه: "لْأَنه لَيْسَ فَيْ جِهَة"!))"معتزلہ اور شیعہ نے اس کی نفی کی صراحت کی ہے، اور ابن المطہر شیعی نے اپنی کتاب "منہاج" میں نفی مذکور کی اس طرح تعلیل کی ہے کہ: کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی جہت میں نہیں ہے لہٰذا اللہ کا دیدار ممکن نہیں ہو سکتا"۔

(مختصر العلو للالبانی، صفحہ: ۶۹، ناشر: المکتب الاسلامی)

معتزلہ کے ساتھ ہمسائیگی اور دوستی کی وجہ سے امامی روافض شیعہ اللہ عزوجل کی رؤیت (جنت میں دیدار) کی نفی کے قائل ہیں۔

ابن بابویہ قمی (امامیہ شیعی رافضی (محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی) (۳۰۶-۳۸۱ھ)) نے اپنی کتاب "التوحید" میں کچھ روایتوں کا ذکر کیا ہے۔

ابن بابویہ قمی کی انہیں روایات کو دراصل "بحارالانوار" کے مصنف (ملا محمد باقر مجلسی (۱۰۳۷-۱۱۱۱ھ)) نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، یہ روایات آخرت میں اہل ایمان کا اپنے رب کریم اللہ عزوجل کے دیدار سے سعادت مند ہونے والی نصوص وتصریحات صیحہ کا انکار کرتی ہیں، مثال کے طور پر یہ شیعہ علماء امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق رحمۃ اللہ علیہ پر افترا باندھتے ہوئے لکھتا ہے: "ان سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں پوچھا گیا: کیا آخرت میں اللہ کا دیدار ممکن ہے؟ تو جعفر الصادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے، آنکھیں اللہ کا دیدار نہیں کر سکتیں، مگر صرف ان لوگوں کی جن کا کوئی رنگ اور کیفیت ہو اور اللہ تعالیٰ ہی رنگوں اور کیفت کو پیدا کرنا ے والا ہے"۔

(دیکھئے: بحار الانوار از باقر مجلسی (اردو) : ۴/۲۳۶)

امام ابن حزم (ابو محمد علی بن حزم اندلسی (۳۸۴-۴۵۶ھ)) رحمۃ اللہ علیہ روافض، جہمیہ اور معتزلہ کے ردّ میں فرماتے ہیں:

تمام اہل اسلام اللہ تعالیٰ کو بروزِ قیامت اس قوت کے ساتھ نہیں بلکہ ایک اور قوت کے ساتھ دیکھیں گے، قرآن میں اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ - إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ "اس دن بہت سے منہ رونق دار ہوں گے اور اپنے پروردگار کے محوِ دیدار ہوں گے"۔ (سورۃ القیامۃ: ۲۲-۲۳)

ہم سے عبد اللہ بن ربیع از اب سلیماز ابن اعرابی از ابوداود از ابو بکر ابن ابی شیبہ از جریر و وکیع وابو اسامہ از اسماعیل بن ابو خالد از قیس بن ابو حازم رحمۃ اللہ علیہم بیان کیا کہ: جریر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا: تم اپنے رب کو (روزِ قیامت) اس طرح دیکھو گے جس طرح اس (چاند) کو دیکھ رہے ہو، دیکھتے وقت ازدحام (کا خطرہ) نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری کتاب الصلاۃ وکتاب التفسیر وکتاب التوحید۔ صحیح مسلم کتاب الصلاۃ، ابوداود کتاب السنۃ، ترمذی کتاب صفۃ الجنۃ، ابن ماجہ کتاب السنۃ) اگر چہ جو قوت (بصارت) اس وقت انسانوں میں پائی جاتی ہے وہ صرف رنگدار چیزوں کو دیکھ سکتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ (رنگ وغیرہ سے) پاک ہے۔

کفار کے بارے میں قرآن میں آتا ہے:

﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ "بے شک یہ لوگ اس روز اپنے پروردگار (کے دیدار) سے اوٹ میں ہوں گے"۔ (سورۃ المطففین: ۱۵)

(المحلیٰ، جلد اول، صفحہ: ۷۰، مسائل توحید، ناشر: دارالدعوۃ السلفیۃ، لاہور)

شیعہ امامیہ روافض کا عقیدہ: جس نے رؤیتِ باری تعالیٰ کا اثبات کیا وہ مرتد ہے:

روافض کا ایک آیت اللہ "جعفر نجفی" لکھتا ہے: "اگر کوئی شخص اللہ کی طرف بعض صفات کی نسبت کرے، جیسے کہ "رؤیت باری تعالیٰ" تو اس پر مرتد ہونے کا حکم لگایا جائے گا"۔

(کشف العطاء، صفحہ:۴۱۷)

ملا باقر مجلسی" بحارالانوارالجامعہ لدرر اخبار ائمۃ الاطہار"میں لکھتا ہے :((بِقَوْلَه تَعَالى: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾(سورة الشوریٰ: ١١)فَهُو اِمَّا لأَن الرُؤيَة تَسْتلزم الجِهَة وَالْمَكَان وَكَوْنه جِسْما أَوْجِسْمَانِيًا أَولأِن الصُورة الْتِى تَحْصُل مِنْه فَي الْمُدرَكة تَشْبَهُه"﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾))"اس جیسی کوئی چیز نہیں"،(سورۃ الشوریٰ:۱۱)،رویت باری تعالی کے لئے یہ لازمی ہے کہ جہت اور مکان کا تعین ہو اور جسم اور صورت بھی ہو تو یہاں مشابہت لازم آتی ہے(لہذا دیدار ممکن نہیں)"۔

(بحارالانوارالجامعہ لدرر اخبار ائمۃ الاطہار:۳-۴/۱۹۸، کتاب التوحید، باب: نفی الرؤیۃ وتاویل الآیات فیہا، ناشر:احیاءالکتب الاسلامیۃ، قم، ایران)

اشاعرہ اور رؤیتِ باری تعالیٰ کا مسئلہ:

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ روبرو ہونے کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں ان کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ ذات باری فوق العالم نہیں، چونکہ وہ ذات باری تعالیٰ کیلئے رؤیت کا اثبات اور "علو" کی نفی کرتے ہیں، بنابریں اس امر کی ضرورت لاحق ہوئی کہ دونوں مسئلوں میں تطبیق دے کر یہ ثابت کریں کہ ان میں تضاد نہیں ہے، اشاعرہ کی ایک جماعت بھی یہی نظریہ رکھتی ہے، اشاعرہ کے ائمہ اللہ تعالیٰ کو فوق العرش تسلیم

کرتے ہیں، بخلاف ازیں معتزلہ فوقیت ورؤیت کسی کو بھی نہیں ماتے ، جب ہم ذات باری کا تذکرہ کرتے ہوئے معتزلہ سے یہ کہتے ہیں کہ: نہ اس ک کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے، نہ اس کی طرف کوئی چیز چڑھی اور نہ اس کی جانب سے کوئی چیز اترتی ہے، نہ وہ عالم ارضی کے اندر داخل ہے اور نہ اس سے خارج، اس کی طرف ہاتھ بھی نہیں اٹھائے جاسکتے تو معتزلہ ان سب باتوں سے انکار کر دیتے ہیں، اس کے عین بر خلاف اشاعرہ یہاں تک کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے ایسے اجسام واصوات پیدا کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے جن کو دیکھنے سے ہم قاصر ہیں ،اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیں دور افتادہ ذرات دکھانے پر بھی قادر ہے، اشاعرہ یہ نہیں کہتے کہ ایسا وقوع پذیر بھی ہوتا ہے، یا نہیں صرف قدرت باری کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی چیز کے وقوع کا جواز اس کے ظہور پذیر ہونے میں شکوک وشبہات کا اظہار کرنے سے ایک جداگانہ چیز ہے۔

اشاعرہ نے یہ نظریہ اس لیے اختیار کیا کہ اس مسئلہ کی اصل واساس میں وہ معتزلہ کے ہمنوا ہیں، یہ سب حدوث اجسام کی دلیل کو صحیح تسلیم کرنے میں یک زبان ہیں۔

(منہاج السنۃ (اردو): ۱/ ۲۴۰، ناشر: دارالعلم ممبئ)

رؤیتِ باری تعالیٰ کے عقیدہ میں اشاعرہ کے دو گروہ:

اشاعرہ نے اس باب میں دو مختلف موقف اختیار کیے ہیں، قدماء نے تو تصریح کی کہ آخرت میں اہل ایمان اللہ تعالیٰ کی دید سے قلب وذہن کی بے تابیوں کی تسکین کا سامان بہم پہنچائیں گے اور وہ محبوب حقیقی اس دن مشتاقانِ دیدار کو اپنے جلوؤں سے لطف اندوز ہونے

کے مواقع فراہم کرے گا، لیکن متاخرین (اشاعرہ) میں اونچے درجے کے ائمہ نے معتزلہ کی ہمنوائی اختیار کی اور اس نزاع کو محض لفظی قرار دیا۔

معتزلہ کا موقف یہ ہے کہ اگر رؤیتِ باری تعالیٰ کے امکان کو تسلیم کرلیا جائے تو اس سے کھلی ہوئی تجسیم لازم آتی ہے، کیونکہ شئے مرئی کے لیے ضروری ہے کہ وہ جسم ہو اور ایک خاص جہت اور مکان میں واقع ہو، تاکہ نظر وبصر کا ہدف بن سکے، ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات منزہ اور جہت و محاذات کے شوائب سے پاک ہے، اس لیے رؤیت کے معنی تقرب و حضوری کے ایک خاص درجے کے ہوں گے، دیکھنے یا دیکھ لینے کے نہیں۔

(عقلیات ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (از: محمد حنیف ندوی)، صفحہ: ۲۱۲-۲۱۳، ناشر: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور)

ابوالحسن الاشعری (امام ابی الحسن علی بن اسماعیل الاشعری) رحمۃ اللہ علیہ (۲۶۰-۳۲۴ھ) رؤیتِ باری تعالیٰ کی نفی کرنے والوں کے بابت فرماتے ہیں:

((وَكَانَ يَزْعَم أَنَّ الله – سُبْحَانَه! – يَخْلُقُ حَاسَةً سَادِسَة يَومَ الْقِيَامَة لْلمُؤمِنِيْنَ يَرَوْنَ بِهَا مَاهِيَتُه أَيْ مَا هُو وَقَد تَابِعَه عَلى ذلِك حَفْص الفَرْد وَغَيْرِه)) "(جہمیہ، معتزلہ، روافض، خواج، اشاعرہ) کا یہ زعم ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے قیامت کے دن چھٹی حس پیدا کی ہے، وہ یہ دیکھتے ہیں کہ یہ کیا ہے، کون کیا ہے اس پر یہ انحصار کیا گیا ہے انفرادی اور دوسروں کی حفص پر"۔

یعنی(رؤیت باری تعالیٰ کی نفی کرنے والوں)کا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن مومن اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے بلکہ دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کے بارہ میں علم وادراک سے کام لے لیں گے۔

ابوالحسن الاشعری رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

((وَاخْتَلَفُوْا كَيْفَ يَدْرِك الْمُدْرَك لِلشَّيءِ بَبَصَرِه؟فَقَال قَائِلُوْن: لَا يَدْرِك الْمُدْرَك لِلشَّيءِ بَبَصَرِه إِلَّا أَنْ يُطْفِر الْبَصَر إِلى الْمُدْرِك فِيْداخِلُه))"بعض(رؤیت باری تعالیٰ کی نفی کرنے والوں) کا کہنا ہے کہ انسانی آنکھ سے کسی شئے کا ادراک اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ نظر و بصر جست لگاکر اس شئے تک نہیں پہنچ جاتی اور اس کے اندر پیوست نہیں ہوجاتی"۔

ابوالحسن الاشعری رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

((وَزَعَم صَاحِب هَذَا الْقَوْل أَنَّ الْإِنْسَان لَايُدْرِك الْمَحْسُوْس بَحَاسَةً إِلَّا بِالْمُدْاخَلَة وَالَاتِصَال وَالْمُجَاوِرَة وَهَذَا قَوْل النِّظَام))"اس زعم کے قائل بعض (رؤیت باری تعالیٰ کی نفی کرنے والوں) کا گمان ہے کہ انسان محسوسات کا ادراک براہ راست احساسات کے ذریعہ نہیں کرپاتا،جب تک کہ یہ احساسات مداخلت یا اتصال کے انداز سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ نہ پیدا کرے یہ"نظام"کا قول ہے"۔

ابوالحسن الاشعری رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

((فَقَالَ بَعْضَهمْ: مَحَلَّه الْقَلْب وَهُوَ عِلْم بِالمَدْرِك وَلَيْسَ فَيْ الْحُدَقَة إِلَّا اِنْتِصَاب الْعَيْن حِيَال الْمُدْرِك إِذَا قَابَلَه بِهَا الْإِنْسِان أَوْ القَلْب إِذَا قَابلَهَا وَسَمّٰى

بَعْضَهم هَذَا الْفِعْل رُؤيَةً)) "بعض (رؤیت باری تعالیٰ کی نفی کرنے والوں) کا یہ قول ہے کہ (قیامت کے دن اللہ کا دیدار) کا محل (مرکزی شئ) قلب ہے اور اس کے معنی اللہ تعالی کی عرفانیت ہے، جہاں تک آنکھ سے دیکھنے کا تعلق ہے ،اسے ادراک نہیں کہتے، کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آنکھ یا حدقہ اللہ تعالیٰ کے بالمقابل ہیں (جو ناممکن ہے) بعض معتزلہ نے اسی فعل کو رویت سے تعبیر کیا ہے"۔

(مقالات الاسلامیین: ۲/ ۱۷-۳۷، ذکر اختالف الناس فی الدقیق، ناشر: المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

عصرِ حاضر کے اہل بدعت (نام نہاد سنی صوفی) کا رؤیت باری تعالیٰ میں غلو:

آج کے اہل البدعۃ (نام نہاد سنی صوفی) رؤیتِ باری تعالیٰ کے ضمن میں حد سے آگے بڑھ گئے اور غلو کا شکار ہوئے اور اپنے نام نہاد اولیاء کے لئے اسی دنیا میں رؤیتِ باری تعالیٰ کا اثبات کر لیا بلکہ بعض حضرات تو اس حد کو پھلانگ گئے اور حلول کا عقیدہ کو اپنا لیا۔

قطب الاقطاب خواجہ میر سید عبدالواحد بلگرامی چشتی حنفی (۹۱۵-۱۰۱۷ھ) اپنی کتاب "سبع سنابل "میں لکھتے ہیں " چنانچہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے عرض کیا کہ ہم آپ کو بہمہ صفت، موصوف پاتے ہیں لیکن تکبر بھی آپ سے ہُویدا ہوتا ہے (اس کا کیا سبب ہے) فرمایا کہ وہ تکبر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفتِ کبریائی کے ساتھ مجھ میں تجلی فرمائی ہے یہ اس کی کبریائی کا پرتو ہے جسے تم اپنے وہم میں تکبر سمجھتے ہو"۔

(سبع سنابل (اردو) چھٹا سنبلہ، صفحہ: ۳۱۱، ناشر: فرید بک سٹال، لاہور)

بعض صوفیا کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ،بذاتِ خود اللہ کا آئینہ ہیں جس نے نبی کریم ﷺ دیکھ لیا گویا اس نے اللہ کا دیدار (اسی دنیا میں) کر لیا۔(العیاذ باللہ)

مصطفیٰ آئینہ روئے خداست

منعکس دروئے ہمہ خوئے خداست

ترجمہ: نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے چہرے کا آئینہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور ہر صفت نبی کریم ﷺ میں منعکس ہے۔

حسبِ بالا عقیدہ کے برعکس نقشبندیوں کا عقیدہ:

پیر عبد اللطیف خان نقشبندی (پیدائش: ۱۹۲۷)، خلیفہ مجاز نیریاں شریف، لکھتے ہیں :"حضرت شاہ ولی اللہ کے والد کی حضور ﷺ سے تصدیق کہ آپ ﷺ کی اصلی صورت سوائے اللہ کے کسی نے نہیں دیکھی"۔

(جنید و بایزید (مصنف: حضرت پیر عبد اللطیف خان نقشبندی ،خلیفہ مجاز نیریاں شریف ، آزاد کشمیر)، صفحہ: ۲۶۱ ،ناشر: نشان منزل پبلی کیشنز، لاہور)

صوفیوں کا رؤیت باری تعالیٰ کے بابت غلو:

الشیخ عبد القادر جیلانی کے بارے میں صوفیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ (جب شیخ صاحب کو معراج نصیب ہوئی تو) انہوں نے اللہ کا دیدار فرمایا، چنانچہ "سلطان غلام دستگیر ناشآد القادری" مترجم "الرسالۃ الغوثیۃ" میں یوں راقم الطراز ہیں:

(اللہ نے فرمایا:)

اے غوث الاعظم! میں ہر کریم سے بڑھ کر، اکرم ہوں
اور ہر رحیم سے زیادہ ارحم ہوں
اور مجھے فرمایا
"اے غوث الاعظم تو مرے پاس سو جا، عوام کی نیند کی
طرح نہیں تو، تو مجھے دیکھے گا"
پھر میں نے کہا
"اے رب میرے! تیرے پاس کیسے سو جاؤں؟"
فرمایا
"جسم کو لذات سے دور کر کے اور نفس کو
شہوات سے دور کر کے، روح کو لحظات سے دور کر کے
اور اپنی ذات کو میری ذات میں فنا کر کے"

(الرسالۃ الغوثیۃ، صفحہ:۲۸-۲۹)

۶۸

یاغوث الاعظم انا اکرم من کل کریم
وانا ارحم من کل رحیم
وقال لی
یاغوث الاعظم نم عندی لا کنومۃ العوام
ترانی
فقلت
یارب کیف انام عندک
قال
بخمود الجسم عن اللذات وخمود
النفس عن الشہوات وخمود الروح
عن اللحظات وفناء ذاتک فی الذات

۶۹

"اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! میں ہر کریم سے بڑھ کر اکرم ہوں
اور ہر رحیم سے زیادہ ارحم ہوں"
اور مجھے فرمایا
"اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! تو میرے پاس سوجا۔ عوام کی نیند کی
طرح نہیں تو تو مجھے دیکھے گا"
پھر میں نے کہا
"اے رب میرے! تیرے پاس کیسے سوجاؤں؟"
فرمایا
"جسم کو لذات سے دور کرکے اور نفس کو
شہوات سے دور کرکے، روح کو لحظات سے دور کرکے
اور اپنی ذات کو میری ذات میں فنا کرکے"

بایزید (بسطامی) کو دیکھنا اللہ کو ستّر مرتبہ دیکھنے سے بہتر ہے:

"امام غزالی نے اپنی مشہور کتاب "کیمیائے سعادت" میں ایک واقعہ درج کیا ہے کہ ابو تراب نخشبی کا ایک مرید انتہائی استغراق کی حالت میں رہتا تھا۔ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بایزید کا دیدار عین رواہے۔ مرید بولا کہ ہو گا مگر میں تو دیدار الٰہی میں مشغول ہوں۔ ایک دن پھر یہی بات ہوئی اور مرید نے کہا کہ میں تو ستر بار اللہ کا دیدار کر چکا ہوں، میں بایزید کے دیدار کا کیا کروں؟ ابو تراب نے فرمایا اگر تم ایک بار بایزید کو دیکھ لو تو وہ خدا کو ستر بار دیکھنے سے بہتر ہے"۔

(جنید وبایزید(مصنف: حضرت پیر عبد اللطیف خان نقشبندی ،خلیفہ مجاز نیریاں شریف، آزاد کشمیر)، صفحہ:۱۶۵، حضرت بایزید کی زیارت خدا کو ستر بار دیکھنے سے بہتر کس طرح ہے ؟،ناشر :نشان منزل پبلی کیشنز،لاہور)

مشہور صوفی، فرید الدین عطاؔر (ابو حمید ابن ابو بکر ابراہیم نیشاپوری(۱۱۴۲-۱۲۲۱ء)) کا بیان کردہ قصّہ:

"اس قصّے کو حضرت فرید الدین عطار، یوں لکھتے ہیں کہ حضرت ابو تراب کا ایک مرید اپنی ریاضت کے اعتبار سے بہت بلند تھا۔۔۔الخ"۔

(جنید وبایزید(مصنف: حضرت پیر عبد اللطیف خان نقشبندی ،خلیفہ مجاز نیریاں شریف، آزاد کشمیر)، صفحہ:۲۲۹، حضرت بایزید کو دیکھا تو جاں بحق ہو گیا، ناشر:نشان منزل پبلی کیشنز،لاہور)

الشیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (۴۷۰-۵۶۱ھ) کا دنیا میں رؤیت کے بارے میں موقف:

"عمر بن مسعود البزاز نے بیان کیا ہے کہ میری آنکھوں نے معارف وحقائق میں آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسا عارف نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کی نسبت آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا گیا کہ وہ کہتا ہے کہ میں بعینہٖ اپنی انہی آنکھوں سے خدائے تعالیٰ کو دیکھتا ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بلوا کر اس امر کی بابت دریافت کیا کہ یہ جو تمہاری نسبت بیان کیا گیا

ہے سچ ہے؟اس نے اس کا اقرار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس پر بہت ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ پھر آیندہ تم کو ایسا نہیں کہنا چاہیئے"۔

(قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر(تصنیف:علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی)(اردو ترجمہ(غوثِ جیلانی):علامہ محمد عبد الستار قادری)، صفحہ:۱۸۳،ناشر :نوریہ رضویہ پبلی کیشنز،لاہور)

صوفیاءاور ابو منصور ماتریدی(محمد بن محمد بن محمود ابو منصور ماتریدی سمرقندی حنفی(۲۴۷-۳۳۳ھ۔۸۵۳-۹۴۴ء))(حنفیہ کے عقیدے کے امام اعظم)اور رؤیتِ باری تعالیٰ:

"جناب سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ مولانا فخر الدین زرادی (فخر الدین رازی)رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب خمسین تصنیف کی ہے جو اربعین سے کسی قدر مختصر ہے،میں نے اس کی چند وہ باتیں نقل کی ہیں جنہیں بعض اہل تصانیف نے بدلیل ثابت کیا ہے اور بعض نے محض قلم فرسائی کی ہے منجملہ ان کے ایک مسئلہ رؤیتِ باری تعالیٰ کا اثبات عقلی دلیل پر موقوف و منحصر نہیں ہے اور ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ نے جو اپنی کتاب میں لکھا ہے اور عقلی دلیل سے رؤیت کا اثبات کیا ہے وہ کسی طرح درست اور صحیح نہیں۔ ابو منصور ماتریدی کی تقریر کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ جسم مرئی اور محسوس ہے اور جس طرح وہ خود مرئی ہے اسی طرح اس کی حرکت بھی مرئی ہے اور یہ ظاہر بات ہے کہ رؤیت ایک ایسی صفت ہے جو جسم اور حرکت میں مشترک ہے علی ہذا القیاس رؤیتِ جواز کی علت بھی مشترک ہے ۔جب یہ تمہید ذہن نشین ہو چکی تو ہم کہتے ہیں کہ جو چیز جسم و حرکت میں مشترک ہے وہ وجود

ہے حدوث کے ساتھ اور حدوث تو اس کے لائق نہیں کیونکہ حدوث کہتے ہیں اس وجود کو جو سابق میں معدوم ہو اور عدمنہ تو خود علت ہونے کے لائق ہے نہ غیر علت ہونے کے قابل اور اگر یہ دونوں شقیں باطل ہیں تو رؤیتِ حق تعالیٰ کے جواز علت کے لیے وجود ہی متعین ہوا اور حق تعالیٰ عین وجود ہے پس ان مقدمات کی ترتیب سے صاف یہ نتیجہ نکل آتا ہے کہ حق تعالیٰ مرئی ہے۔ شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ کی اس تقریر پر مولانا فخر الدین زرادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعتراض ہے کہ مخلوقیت بھی جسم و حرکت میں مشترک ہے اور اس سے کہ وہ مخلوق یقین ہو ۔یہ نکتہ اور یہ اعتراض نہایت محکم اور لاجواب ہے جس کا اس وقت تک کوئی جواب نہیں دیا گیا ۔بعدہ ابو منصور ماتریدی فرماتے ہیں کہ اہلسنت والجماعت نے اس مسئلہ میں یوں تاویل کی ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایاہے:﴿اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي﴾"اگر یہ (پہاڑ)اپنی جگہ پر برقراررہاتوتم بھی مجھے دیکھ سکوگے"(سورۃالاعراف:۱۴۳)

یعنے اگر پہاڑ اپنی جگہ برقرار رہاتو اے موسیٰ (علیہ السلام)تو مجھے اپنے قریب دیکھ سکے گا اس آیت میں خداتعالیٰ نے اپنی رؤیت کو استقرار جبل کے ساتھ معلق کیاہے اور استقرار جبل ممکن ہے ۔اور جو چیز ممکن کے ساتھ معلق ہوتی ہے وہ حقیقت میں ممکن ہوتی ہے۔ فخر الدین زرادی رحمۃ اللہ نے اس پر بھی ایک نہایت لطیف اور قوی اعتراض کیاہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ جو از رؤیت جو استقرار جبل کی شرط کے ساتھ معلق ہے۔ہم پوچھتے ہیں کہ اس سے کونسا استقرار مراد ہے یعنے جواز،رؤیت استقرار جبل کی حالت میں معلق ہے یا تحویل جبل کی حالت میں اگر استقرار کی حالت میں ہے تو ظاہر بات ہے کہ جو چیز شرط ہے وہ ثابت اور محقق ہے اور جو چیز تحقیق کے ساتھ معلق ہے متحقق و ثابت ہے لیکن فی الحال متحقق نہیں ہے اور اگر تحویل جبل کی

حالت میں معلق ہے تو استقرار حالت تحویل میں ممتنع ہے اس سے صاف واضح ہو گیا کہ یہ نکتہ حقیقۃً ضعیف ہے۔

(سیر الالیاء(تالیف:سید محمد بن مبارک کرمانی "میر خورد"،ترجمہ :غلام احمد بریاں) حق سبحانہ تعالیٰ کے دیدار مقدس کا بیان، صفحہ :۶۴۹-۶۵۰،ناشر:مشتاق بک کارنر،لاہور)

اشرف علی تھانوی(۱۸۶۳-۱۹۴۳ء)لکھتے ہیں:

"ف:جہلاء صوفیا کا اعتقاد ہے کہ سالک کو دنیا ہی میں مثل آخرت کے اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو سکتا ہے، یہ حدیث اس اعتقاد کی تغلیط کرتی ہے، ان لوگوں کو اپنے اس اعتقاد کی اصلاح واجب ہے"۔

(التکشف عن مہمات التصوف، کتاب حقیقۃ الرطریقۃ من السنۃ الانیقۃ، باب: ۱۳مسئلہ امتناع رویت در دنیا(دنیامیں اللہ کی رویت ممتنع ہے)، صفحہ:۵۵۲،ناشر:ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ،ملتان)

کیا اس دنیامیں روٗیتِ باری تعالیٰ ممکن ہے؟

دنیامیں روٗیتِ باری تعالیٰ کے بابت ابن ابی العز(صدرالدین محمد بن علاء الدین علی بن محمد ابن ابی العز حنفی الاذرعی صالحی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ(متوفی:۷۹۲ھ))فرماتے ہیں:

((الِاتِّفَاقُ عَلَى أَنَّهُ لَا يَرَى اللَّهَ تَعَالَى أَحَدٌ فِي الدُّنْيَا بِعَيْنَيْهِ))"اس بات پر (سلف)کا اتفاق(اجماع) ہے کہ اس دنیا میں (سر کی) آنکھوں سے اللہ کا دیدار کسی ایک کو بھی ممکن نہیں"۔

((وَاتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلَى أَنَّهُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ فِي الدُّنْيَا بِعَيْنِهِ، وَلَمْ يَتَنَازَعُوا فِي ذَلِكَ إِلَّا فِي نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً: مِنْهُمْ مَنْ نَفَى رُؤْيَتَهُ بِالْعَيْنِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَثْبَتَهَا لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))"تمام امت اس بات پر متفق ہے(امت کا اس بات پر اجماع) کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ممکن نہیں ہے البتہ رسول اللہ ﷺ خاص طور پر مستثنیٰ ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کو دنیا میں اللہ کی رؤیت حاصل ہوئی ہے لیکن بعض علماء نے کہا کہ آپ ﷺ نے بھی اپنی سر کی آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا"۔

((وَحَكَى الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي كِتَابِهِ "الشِّفَا(بتعریف حقوق المصطفیٰ)"اخْتِلَافَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي رُؤْيَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْكَارَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَكُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ بِعَيْنِ رَأْسِهِ، وَأَنَّهَا قَالَتْ لِمَسْرُوقٍ حِينَ سَأَلَهَا: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتَ، ثُمَّ قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ. ثُمَّ قَالَ: وَقَالَ جَمَاعَةٌ بِقَوْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَهُوَ الْمَشْهُورُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ، وَقَالَ بِإِنْكَارِ هَذَا وَامْتِنَاعِ رُؤْيَتِهِ فِي الدُّنْيَا جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَالْفُقَهَاءِ وَالْمُتَكَلِّمِينَ))"قاضی عیاض(ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرون بن موسیٰ بن عیاض سبیتی الیحصبی رحمۃ اللہ علیہ (۴۷۶-۵۴۴ھ)) نے اپنی کتاب "الشفاء"میں اس مسئلہ کے بارہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف نقل کیا ہے، ام

المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ انہوں نے انکار کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھا اور جب مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تیرے اس سوال سے میرے بدن کے رونگھٹے کھڑے ہوگئے پھر ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ بتائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے وہ جھوٹا ہے، اہل علم کی ایک جماعت کا قول بھی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق ہے، سیدنا عبداللہ ابن مسعود اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایتیں وارد ہیں، محدثین، فقہاء، متکلمین کی ایک جماعت دنیا میں رؤیتِ باری تعالیٰ کا مطلقاً انکار کرتی ہے"۔

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ بِعَيْنِهِ،)) "سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا"۔

((وَرَوَى عَطَاءٌ عَنْهُ: أَنَّهُ رَآهُ بِقَلْبِهِ. ثُمَّ ذَكَرَ أَقْوَالًا وَفَوَائِدَ، ثُمَّ قَالَ: وَأَمَّا وُجُوبُهُ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ بِأَنَّهُ رَآهُ بِعَيْنِهِ فَلَيْسَ فِيهِ قَاطِعٌ وَلَا نَصٌّ، وَالْمُعَوَّلُ فِيهِ عَلَى آيَةِ النَّجْمِ، وَالتَّنَازُعُ فِيهَا مَأْثُورٌ، وَالِاحْتِمَالُ لَهَا مُمْكِنٌ)) "عطا رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دل کے ساتھ دیکھا ہے، (بعد ازاں چند اقوال اور فوائد ذکر کرنے کے بعد قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے اس پر کوئی قطعی نص موجود نہیں ہے اور دونوں کا احتمال ممکن ہے"۔

((وَهَذَا الْقَوْلُ الَّذِي قَالَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ رَحِمَهُ اللَّهُ هُوَ الْحَقُّ، فَإِنَّ الرُّؤْيَةَ فِي الدُّنْيَا مُمْكِنَةٌ، إِذْ لَوْ لَمْ تَكُنْ مُمْكِنَةً، لَمَا سَأَلَهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَكِنْ لَمْ يَرِدْ نَصٌّ بِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ بِعَيْنِ رَأْسِهِ، بَلْ وَرَدَ مَا يَدُلُّ عَلَى نَفْيِ الرُّؤْيَةِ)) "قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ کہنا کہ آپ ﷺ نے اللہ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے اس پر کوئی قطعی نص موجود نہیں ہے اس مسئلہ میں سورۂ نجم کی دو آیتوں پر اعتماد کیا جاتا ہے اس کے مفہوم کے تعین میں اختلاف ثابت ہے اور دنوں کا احتمال ممکن ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے، دنیا میں بھی رؤیت باری تعالیٰ ممکن ہے اگر ممکن نہ ہوتی تو موسیٰ علیہ السلام اس کا سوال نہ کرتے تاہم بہر حال کوئی ایسی نص قاطع نظر نہیں آتی جس سے معلوم ہو کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی سر کی آنکھوں سے اللہ کو دیکھا ہو اس کے بر خلاف رؤیت کی نفی والی احادیث موجود ہیں"۔

((وَهُوَ مَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي ((صَحِيحِهِ))، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ فَقَالَ: «نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ»)) "امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو روایت کیا ہے، "یزید بن ابراہیم نے قتادہ سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہا: میں نے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے ؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: وہ نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں "،(صحیح المسلم، کتاب الایمان ،باب: فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ " نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ "وَفِي قَوْلِهِ" رَأَيْتُ نُورًا،(آپ کا قول ہے وہ نور ہے، میں نے نہیں دیکھا ایک قول ہے میں نے نور کو دیکھا)، حدیث:۱۷۸{۴۴۳})"۔

((وَفِي رِوَايَةٍ:«رَأَيْتُ نُورًا».وَقَدْ رَوَى مُسْلِمٌ أَيْضًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، (وَفِي رِوَايَةٍ: النَّارُ)، لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ»)) "ایک اور روایت میں کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:"کہ میں نے نور کو دیکھا"،اس بابت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ روایت بیان کرتے ہیں کہ:ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر پانچ باتوں پر مشتمل خطبہ دیا، فرمایا:بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ سونا اس کے شایانِ شان ہے، وہ میزان کے پلڑوں کو جھکاتا اور اوپر اٹھاتا ہے، رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات سے پہلے اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، اس کا پردہ نور ہے (ابو بکر کی روایت میں نور کی جگہ نار ہے)اگر وہ اس (پردے) کو کھول دے تو اس کے چہرے کے انوار جہاں تک اس کی نگاہ پہنچے اس کی مخلوق کو جلاڈالیں"۔ (صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب: فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:---الخ، حدیث:۱۷۹{۴۴۵})"۔

((مَعْنَى قَوْلِهِ لِأَبِي ذَرٍّ«رَأَيْتُ نُورًا»:أَنَّهُ رَأَى الْحِجَابَ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ"نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ»: النُّورُ الَّذِي هُوَ الْحِجَابُ يَمْنَعُ مِنْ رُؤْيَتِهِ، فَأَنَّى أَرَاهُ؟ أَيْ فَكَيْفَ أَرَاهُ وَالنُّورُ حِجَابٌ بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَمْنَعُنِي مِنْ رُؤْيَتِهِ؟ فَهَذَا صَرِيحٌ فِي نَفْيِ الرُّؤْيَةِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ)) "پس آپ ﷺ کا ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہنا کہ میں نے نور دیکھا ہے اس کا مطلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ذات الٰہی پر حجاب دیکھا اور یہ کہنا کہ وہ نور ہے

میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں اس سے مراد حجاب کا نور ہے جو اللہ کی رؤیت سے مانع ہے یہ احادیث اس دنیامین رؤیتِ باری تعالیٰ کی نفی میں بہت واضح ہیں، واللہ اعلم"۔

(شرح عقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز:۱/۱۶۲-۱۶۳، قولہ: وَالرُّؤْيَةُ حَقٌّ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ، ناشر: وزارۃ الشؤون الاسلامیۃ، والاوقاف ،والدعوۃ، والارشاد، السعودیۃ، الطبعۃ:۱۴۱۸)

شرح عقیدہ طحاویہ کے ایک اور نسخہ میں اس طرح ہے:

((فَإِنَّ الرُّؤْيَةَ فِي الدُّنْيَا مُمْكِنَةٌ، إِذْ لَوْ لَمْ تَكُنْ مُمْكِنَةً، لَمَا سَأَلَهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَكِنْ لَمْ يَرِدْ نَصٌّ)) "رؤیتِ باری تعالیٰ دنیا میں تو ممکن ہے، اس لیے کہ اگر یہ ممکن نہ ہوتی تو موسیٰ علیہ السلام اس کا سوال نہ کرتے ، لیکن (دنیا میں رؤیتِ باری تعالیٰ) کی بابت کوئی نص وارد نہیں ہے"۔

(شرح عقیدہ الطحاویۃ:۱/۲۲۴، باب: الِاتِّفَاقُ عَلَى أَنَّهُ لَا يَرَى اللَّهَ تَعَالَى أَحَدٌ فِي الدُّنْيَا بِعَيْنَيْهِ "اس بات پر (سلف) کا اتفاق (اجماع) ہے کہ اس دنیا میں (سر کی) آنکھوں سے اللہ کا دیدار کسی ایک کو بھی ممکن نہیں "، ناشر: موسسۃ الرسالۃ ، بیروت، ۱۴۱۷ھ)

الامام الحافظ عثمان بن سعید بن خالد بن سعید تمیمی الدارمی سجستانی رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۰-۲۸۰ھ)

فرماتے ہیں:

((عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ اتِّفَاقَ الصَّحَابَةِ عَلَى ذَلِكَ، وَنَحَاإِلَى تَقْرِيرِ رُؤْيَتِهِ لِجِبْرِيلَ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَى تَقْرِيرِ رُؤْيَتِهِ لِرَبِّهِ تَعَالَى، وَإِنْ كَانَتْ رُؤْيَةُ الرَّبِّ تَعَالَى أَعْظَمَ وَأَعْلَى، فَإِنَّ النُّبُوَّةَ لَا يَتَوَقَّفُ ثُبُوتُهَا عَلَيْهَا أَلْبَتَّةَ))"عثمان بن سعید الدارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ: ہم سیدنا جبریل علیہ السلام کی رؤیت ثابت کر سکیں تو یہ غنیمت ہے چہ جائیکہ ہم اللہ کی رؤیت (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اسی دنیا میں) ثابت کرتے پھریں اس لئے کہ اللہ کی رؤیت تو بہت عظیم بات ہے پھر نبوت کا اثبات اللہ کی رؤیت پر موقوف نہیں ہے"۔

(شرح عقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز:۱/۱۶۳، قولہ: وَالرُّؤْيَةُ حَقٌّ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ،ناشر: وزارۃ الشؤون الاسلامیۃ،والاوقاف ،والدعوۃ ،والارشاد،السعودیۃ،الطبعۃ:۱۴۱۸)

کذاب محمد زاہد بن الحسن الکوثری الجرکسی حنفی (۱۲۹۶-۱۳۷۱ھ)، عثمان بن سعید الدارمی رحمۃ اللہ علیہ کے بابت لکھتا ہے:

((وَعُثْمَانُ بْنُ سَعِيْد فِي السَّنَد،هُوَ صَاحِب النَقْض،مُجَسِّم مَكْشُوْف الأَمْرِيَعَادِيْ أَئِمَةالتنْزِيه،وَيُصْرِح بِإِثْبَات القِيَام، وَاقُعُوْد،الحَرْكَة،وَالْثقل،وَالِاسْتقْرَار المَكَانِي،وَالحَدِّ،وَنَحْوِذلک له تَعَالي! وَمَثْلُه يَكُوْنَ جَاهلاً بالله سُبْحَانَه/بَعِيْداًعَنْ أَن تُقْبَل رويته))"اس کی سند میں عثمان بن سعید (ثقہ) (الدارمی) رحمۃ اللہ علیہ ہے وہ بھی قابل

اعتراض ہے، مجسم (اللہ کے جسم کا قائل ہے) ہے، اور اس کی بے گناہ ائمہ (ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف، محمد بن حسن الشیبانی، حسن بن زیاد لولوی) کے ساتھ دشمنی کھلا معاملہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اٹھنا بیٹھنا اور حرکت کرنا اور اس کا بوجھل ہونا اور اللہ کے لئے استقرار مکانی (کہ ایک جگہ میں اللہ کا قرار (ٹھہرنا، اور اللہ کا مکان میں ٹھہرنا) وغیرہ) اور اللہ کی حدبندی وغیرہ کھلے لفظوں میں ثابت کرتا ہے اور اس جیسا آدمی جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جاہل ہے، وہ اس لائق نہیں کہ اس کی روایت قبول کیجائے"۔

(تأنیب الخطیب علی ماساقه فی ترجمة ابی حنیفة من الاکاذیب، صفحہ: ۳۵، الطبة الجدیدة: ۱۴۱۰ھ۔ ابو حنیفہ کا عادلانہ دفاع (اردو ترجمہ: تأنیب الخطیب) ترجمہ از: حافظ عبدالقدوس خاں قارن، ناشر: عمر اکادمی، گوجرانوالہ)

تمت

ہم سب پر یہ لازم ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے تمام اقوال یعنی احادیث صحیحہ کو مکمل طور پر تسلیم کریں اور آپ ﷺ کے حکم سامنے اپنا سر خم تسلیم کریں آپ ﷺ کی احادیثِ صحیحہ کی تصدیق کریں، کسی باطل خیال، عقل، شک وشبہ، علم الکلام اور رائے کے ساتھ معارضہ نہ کریں کسی بھی شخص کی آراء یا اس کی ذہنی تخیلات کو نبی کریم ﷺ کے حکم پر مقدم نہ کریں اور نہ ترجیح دیں، جس طرح ہم ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں اسی کے سامنے عجز وانکساری اور تواضع اختیار کرتے ہیں اسی پر توکل کرتے ہیں بعینہٖ اسی طرح ہم رسول

اکرم ﷺ کی تمام احادیث صحیحہ کو تسلیم کریں اور انہیں احادیث صحیحہ کی تحکیم، تسلیم کریں اور یقین کے ساتھ صرف اسی کی اطاعت کریں۔

وماعلینا البلاغ

۸/ جمادی الاوّل، ۱۴۳۸ھ

۶/ فبروری، ۲۰۱۷ء

ناقل : ابوامیمہ اویس



منهاج السنة النبویة لائبریری،
حیدرآباد، دکن